ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان میں
حفاظتِ اسلام کا علمبردار

مومن اور منافق ۱۵/۴۰

مومن اور منافق کی حالت میں ظاہراً کوئی فرق نہیں ہوتا۔ منافق لوگ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بھی پڑھتے ہیں اور نمازوں میں بھی شریک ہو جاتے ہیں۔ پھر ان میں اور مومنوں میں فرق کیا ہے؟ اصل فرق یہ ہے کہ جب دین کی حفاظت کا سوال پیش ہو اور جان اور مال دینے کی ضرورت پڑے تو منافق الگ ہو جاتے ہیں وہ دین کے لئے اپنی جانیں اور مال نہیں دیتے پس مومنوں اور منافقوں میں یہی بڑا امتیاز ہے۔

مومن جو منہ سے کہتا ہے اسے سچ کر دکھلاتا ہے لیکن منافق جو منہ سے کہتا ہے اسے سچ نہیں کر دکھاتا۔ مختصر الفاظ میں یوں کہئے کہ مومن میں وفاداری کا جوہر ہوتا ہے اور منافق میں وفاداری کا جوہر نہیں ہوتا۔ اصل وفاداری کیا ہے؟ ضرورت کے وقت دین کے لئے جان اور مال پیش کرنا۔ منافق میں یہ چیز نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لیے ہیں یعنی دونوں چیزیں مومنوں نے اللہ کے سپرد کر دی ہیں

جلد نمبر ۱۵ | شمارہ نمبر ۴۲ | جمعہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء | قیمت ۴۰ پیسے | بدل اشتراک سالانہ ۲۰ روپے ششماہی ۱۰ روپے

علمائے دیوبند

مشاہیر علمائے سرحد | قاری فیوض الرحمٰن ایم اے گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد | قسط نمبر ۲

حضرت مولانا قاضی محمد نجم الدین صاحب

آپ حضرت مولانا قاضی عبدالغفار صاحب کے فرزند ارجمند ہیں ۱۳۱۶ھ میں ولادت ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی۔ پھر کچھ عرصہ تک حضرت مولانا فضل حق صاحبؒ ساکن کڑی شموزی ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں جو کہ دار العلوم دیوبند کے ممتاز فضلاء میں سے تھے کی خدمت میں رہ کر علوم حاصل کئے۔ پھر کلاچی واپس آگئے اور کتب حدیث حضرت العلام مولانا عبدالرحیم صاحب مؤلف لباب المعارف و ناظم مکتبہ علمیہ شرقیہ، اسلامیہ کالج پشاور سے پڑھیں آپ اپنے والد صاحب کے صحیح جانشین ثابت ہوئے۔ قضا و افتاء کی ذمہ داریوں کو خوب نبھایا۔ عمر بھر درس و تدریس میں لگے رہے۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا، اپنے خاندانی کتب خانہ "نجم المعارف" میں گراں قدر کتابوں کا اضافہ کیا۔ کئی ایک کتابوں پر آپ کے مفید نوٹ اور حواشی پائے جاتے ہیں۔ آپ کا قابل تقلید اقدام یہ ہے کہ مادہ پرستی کے اس دور میں اپنے تمام بچوں کو دینی تعلیم دلوائی اور علم دین کی خدمت کے لئے وقف کیا۔ آپ کے چاروں صاحبزادے ماشاء اللہ فارغ التحصیل عالم ہیں۔ آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نے آپ کی زندگی ہی میں مدرسہ "نجم المدارس" کی بنیاد رکھی۔ آپ اس مدرسہ کی پوری نگرانی فرماتے رہے۔ مشکوٰۃ شریف اور دیگر فنون کی کتابیں بھی حسبۃً للہ پڑھاتے رہے۔ مدرسہ کے سالانہ جلسوں میں جب اکابر علماء کو دیکھتے تو خوشی و مسرت سے جھوم جاتے اور وہ حضرات بھی آپ سے زیادہ متاثر ہوتے۔ اسی طرح کے ایک سالانہ جلسہ پر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی تشریف لائے تو انہوں نے آپ سے مخاطب ہو کر یوں فرمایا "قاضی صاحب! آپ اور میں اور اسی طرح کراچی کے مفتی شفیع صاحب بادشاہ ہیں۔ اس کی تفصیل میں جاتے ہوئے انہوں نے فرمایا اس لئے کہ آپ نے اپنے تمام صاحبزادوں کو عالم دین بنایا ہے۔ میرے بھی جتنے لڑکے ہیں بعض کو عالم بنایا ہے اور بعض کو بنا رہا ہوں اور اسی طرح مفتی محمد شفیع صاحب کراچی والوں نے بھی اپنے تمام لڑکوں کو دینی لائن پر رکھا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور بادشاہت کیا ہو سکتی ہے کہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی تمام اولاد کو عالم فاضل دیکھیں۔

آپ کا انتقال

۴ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ کو آپ نے اس دار فانی کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہا اور وہاں پہنچے جہاں سبھوں کو پہنچنا ہے۔ آپ کے انتقال پُر ملال سے علاقہ میں صف ماتم بچھ گئی۔ قرآن پاک و بخاری شریف کے ختم کئے گئے۔ تعزیتی قراردادیں پاس ہوئیں۔ آپ کے تعزیت نگاروں میں سے حضرت مولانا سید شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ، حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ جالندھری، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی اور حضرت مولانا صالح محمد صاحب مدظلہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حضرت مولانا افغانی مدظلہ نے اپنے ایک تعزیتی خط میں آپ کے بڑے صاحبزادے مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کو یوں لکھا کہ "حضرت قاضی صاحب کا مقام کشف کے ذریعہ میرے اوپر منکشف ہوا" ایک اور خط میں تحریر فرمایا کہ "بیت دُرِ گراں مایہ۔ ندا ند عوام۔ حافظا گوہر یکدانہ دہ جز بخواص"

اور آپ کی رحلت کو ایک عظیم سانحہ قرار دیا۔

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی نے تعزیتی خط میں لکھا "آہ! سایہ رحمت اُٹھ گیا"

مولانا صالح محمد صاحب مدظلہ نے تحریر فرمایا "وفات قاضی صاحب زخمے است کہ مرہم ندارد"

آپ کی وفات کے بعد ایک سفید ریش بزرگ نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں۔ "صبر تلخ است و لیکن بر شیریں دارد" آپ کو اپنی زندگی میں بلا مبالغہ نہایت ہی کٹھن منازل کا سامنا کرنا پڑا۔ بے شمار مصیبتیں جھیلیں لیکن صبر و استقامت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ کیا عجب وفات کے بعد یہ اسی صبر کا ثمرہ ہو اور خدائی وعدہ "وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ" کے سچا دیکھ لینے کے بعد دوسروں کی ہدایت مطلوب ہو کہ "صبر تلخ است و لیکن بر شیریں دارد"

آپ کے فیصلوں کی مہر پر یہ عبارت کندہ ہے،

"محمد نجم الدین عفی عنہ"

آپ ہر امر میں استخارہ کیا کرتے تھے۔ شہرت سے کوسوں دُور اور اس سے نفور۔ تنہائی آپ کی طبیعت ثانیہ بن گئی تھی۔ آخری نماز جمعہ کے لئے اپنے تیسرے صاحبزادے مولانا حافظ عبدالرشید صاحب کے کاندھے پر تکیہ لگا کر مسجد میں پہنچے۔ عزیز موصوف کے اصرار کے باوجود مسجد کے اندر نہیں گئے کہ صفوں میں انتشار پیدا ہوگا اور نمازیوں کو میری وجہ سے تکلیف ہوگی۔ مسجد کی شمالی دیوار کے زیر سایہ شدید تمازت میں بیٹھ کر نماز ادا کی اور یہی آپ کی آخری نماز ثابت ہوئی۔ یہاں سے واپسی پر مرض کی شدت سے ہوش و حواس قائم نہ رہ سکے اور اس کے بعد دسویں نماز سے پہلے پہلے واصل بحق ہوئے "رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً"

مولانا قاضی عبدالکریم صاحب

آپ حضرت مولانا قاضی نجم الدین صاحبؒ کے بڑے فرزند ارجمند ہیں۔ ۱۳۳۹ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ دس سال کی عمر میں مکمل قرآن مجید حفظ کر لیا۔ ذہانت کا یہ عالم تھا کہ صرف چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں پرائمری کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا سکول کے اساتذہ نے سکول و کالج کی تعلیم دلوانے پر زور دیا لیکن آپ کے والد محترم نے دینی تعلیم کی تحصیل کو ترجیح دی۔ درس نظامی کی ابتدائی کتابیں اپنے والد صاحب سے پڑھیں پھر موقوف علیہ تک کی کتابیں سراج العلوم سرگودھا اور خیر المدارس جالندھر میں پڑھیں:۔

دورۂ حدیث

دورۂ حدیث پڑھنے کے لئے آپ عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ دار العلوم دیوبند میں پہنچے۔ ۵۰-۱۳۵۷ھ میں دورۂ حدیث شیخ العرب و العجم شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ سے پڑھا۔

تدریسی خدمات

فراغت کے بعد آپ انجمن اسلامیہ فورٹ سنڈیمن کی دعوت پر پورے پانچ سال تک فورٹ سنڈیمن کی جامع مسجد کے خطیب رہے فورٹ سنڈیمن کے مدرسہ میں برابر پانچ سال تک تدریسی خدمات بھی انجام دیں۔

مدرسہ مطلع العلوم کوہاٹ میں

سیاسی اختلاف کی وجہ سے آپ نے فورٹ سنڈیمن کو خیرباد کہہ دیا۔ مدرسہ مطلع العلوم کوہاٹ کے مہتمم نے اپنے اس مدرسہ کی صدر مدرسی کا عہدہ پیش کر کے آپ کو تدریس پر آمادہ کر لیا۔ آپ ایک سال وہاں پڑھاتے رہے۔

کلاچی میں

اپنے آبائی شہر کے چند مخلص دوستوں نے آپ سے اپنے آبائی شہر کلاچی میں دینی مدرسہ قائم کرنے کی سفارش کر دی چنانچہ آپ مدرسہ مطلع العلوم کوہاٹ سے مستعفی ہو کر کلاچی تشریف لے آئے جہاں شہر کے معززین کے ساتھ گفت و شنید کے بعد، فروری ۱۹۴۹ء کو ایک عظیم الشان جلسہ میں مدرسہ "نجم المدارس" کی بنیاد رکھی

آپ مدرسہ نجم المدارس کے مہتمم بھی ہیں اور صدر مدرس بھی، عموماً کتب احادیث پڑھاتے ہیں۔ تقریباً آٹھ بیس دفعہ مشکوٰۃ شریف کا درس دے چکے ہیں۔ آپ کا درس قرآن و حدیث علماً و طلباً میں معروف ہے۔

"خیر التعلیقات علی المشکوٰۃ" کے نام سے مشکوٰۃ شریف پر حواشی لکھ رہے ہیں۔ اللہ پاک تکمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

آپ بہترین مفتی بھی ہیں۔ دینی مسائل پر آپ کے بیسیوں فتوے آپ کی علمی قابلیت کا مظہر ہیں۔ علاقہ میں آپ کے دینی فتویٰ پر مکمل اعتماد کیا جاتا ہے

آپ نے مدرسہ کو بام عروج تک پہنچانے کے لئے بے حد محنت فرمائی ہے۔ آپ یہ مدرسہ پاکستان کے مشہور دینی مدرسوں میں شمار ہوتا ہے۔ مدرسہ کا الحاق وفاق المدارس العربیہ سے ہے۔ طلبا وفاق کے امتحان میں اعلیٰ نمبروں پر کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

باقی آئندہ

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور ◎ مرتب محمد حنیف ندیم سہارنپوری

اسلام آباد مذاکرات ◎ حضرت مفتیٔ اعظم کی کامیابی

پاکستان کی ۲۵ سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ سیاسی مطلع پر ایک جماعتی تسلط، شخصی آمریت اور فوجی تشدد کے چھائے ہوئے برسوں کے تاریک و مہیب سایوں کے چھٹنے اور اس کی جگہ پارلیمانی طرز پر عوام کی اقتدار میں شمولیت اور قومی جمہوری انقلاب کی پَو پھٹنے کے آثار ہویدا ہوئے ہیں۔ اب قدرے یقین ہو چلا ہے کہ صحن گلشن میں گلہائے رنگارنگ کھلیں گے۔ بلبل ہزار داستان چہکے گی۔ عنادلِ خوش لحن کا شور و غلغلہ جہانِ رنگ و بو کا پتہ دے گا۔

کیوں؟ اس لئے کہ اب پاکستان کی ۲۵ سالہ غلامانہ سیاست دم توڑ رہی ہے اور اس کی جگہ سامراج دشمن عوام دوست سیاست غازیانِ اسلام کی تیاریوں میں نہ صرف جنم لے چکی ہے بلکہ پروان چڑھ رہی ہے، آگے بڑھ رہی ہے۔ اور ظلم یا عدل، آمریت یا جمہوریت، صدارتیت یا پارلیمانیت، عوام دشمنی یا عوام دوستی غرضیکہ ہر معرکہ میں یہ علمبردارانِ اسلام اور قوم پرور طاقتیں کامیاب و کامران رہی ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی سرخرو رہیں گی۔

صدر مملکت جناب ذوالفقار علی بھٹو نے حزب مخالف کے پارلیمانی لیڈروں کو جو مبارکباد دی ہے اور صحیح کہا ہے کہ ان کے تعاون اور خیر سگالی کے جذبے سے پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ہم سب عوامی جمہوری آئین کے اصولوں پر متفق ہوئے ہیں گویا پہلی مرتبہ حزب اقتدار نے آسمان سے نیچے اترنے اور حق و راستی کو تسلیم کرنے کی قولاً اصولاً اور تحریراً پہل کی ہے۔ ہم حزب اقتدار کو بھی مبارکباد دیئے بغیر نہیں رہیں گے۔ اس لئے کہ اس نے رجعت پسند سیاسی طالع آزماؤں کا راستہ ترک کر کے ترقی پسندانہ نئی سیاسی روش پر پہلا قدم اٹھانے کا اعلان و عزم کیا ہے۔

مگر جمہوری اصولوں پر اتفاق رائے محض زینتِ قرطاس ہی نہ بنا رہے بلکہ عملاً اب تیز خرامی کا مظاہرہ ہونا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ماضی میں کیا ماضی قریب میں ایسے مظاہر دیکھے گئے ہیں کہ فرامینِ صدر کچھ پتہ دیتے ہیں، مگر زمینی اطلاعات و ارشادات کچھ اور ہی لے دے میں کچھ گم نظر آتے رہے ہیں۔ پاکستان کو درپیش سنگین آئینی، سیاسی، اقتصادی، معاشی و اخلاقی بحرانوں میں جھولا جھولنے اور ڈنڈی مارنے کا وقت گذر گیا ہے۔ ہم بہت کچھ رسوائی و پامالی کے سامان مول لے چکے ہیں، اب ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ہمیں قومی تعمیر نو، ملی و ملکی استحکام و سالمیت کے پروگراموں پر ثابت قدمی سے آگے بڑھنا ہوگا۔

یہ بات بلاکم و کاست کہی جا سکتی ہے کہ پاکستان کی دوسری حیات کو دوام بخشنے میں جمعیۃ علماء اسلام اور نیپ کے اتحاد اور مشترکہ اقدامات کو بڑا ہی اہم اور ناقابل تسخیر مقام حاصل ہے۔ جمعیۃ اور نیپ کی مشترکہ و متحدہ طاقت نے پاکستان میں حزب اقتدار کی سیاسی بے لگامی کو لگام دی ہے اور پہلی مرتبہ حزب اختلاف کا درجہ و مقام نہ صرف متعین کرایا ہے بلکہ اس کا لوہا منوایا ہے۔ نیز قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کی دیگر کمزور و نحیف جماعتوں کو مشترکہ مقاصد کے لئے دعوتِ اتحاد دے کر کامیاب سیاست کی راہ سجھائی ہے۔ پاکستان میں موجودہ اور آئندہ آنیوالی حزب اختلاف کی جماعتیں اور طاقتیں جمعیۃ اور نیپ کے قائدین کی سیاسی بصیرتوں اور مضبوط حکمت عملیوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے سامنے روشن نقوش کی طرح اجاگر و راہنما پائیں گی۔

ہم یہاں پارلیمانی لیڈروں کے سمجھوتہ کی جزئیات میں آئندہ عمل کی روشنی میں ہی کچھ تحسین و آفرین پیش کرنے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھیں گے، سردست صرف اس قدر کہنا چاہتے ہیں کہ یہ سمجھوتہ ایک خوش آیند مستقبل کی طرف ایک واضح نشاندہی ہے ——— ہم اپنے قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ، نیپ اور حزب اختلاف کے دوسرے راہنماؤں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ گھٹا ٹوپ تاریکیوں میں انہوں نے چند جگنوؤں کو گھیرا ہے اور لق و دق صحرا میں کچھ بگڈنڈیوں کو پکڑا ہے۔

اس آئینی سمجھوتہ سے قومی اسمبلی کا وقار و اختیار (قدرے تردد کے ساتھ) تسلیم کر لیا گیا ہے۔ صدر کی بجائے اب وزیر اعظم انتظامیہ کا سربراہ ہوگا، اور پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہوگا۔ وفاق کی اکائیوں کا پہلی مرتبہ اعتراف کیا گیا ہے

(باقی صفحہ ۷ پر)

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

حالات و واقعات

خبروں کے آئینے میں

ندیم سہارنپوری

بنگلہ دیش میں شراب کی ممانعت

بنگلہ دیش کی سیکولر حکومت نے شراب نوشی اور گھوڑ دوڑ ممنوع قرار دے دی ہے۔ لیجئے خبر ملاحظہ فرمائیے:۔

"نئی دہلی ۱۵ر اکتوبر (ریڈیو رپورٹ) بنگلہ دیش کی حکومت نے شراب نوشی اور گھوڑ دوڑ کو ممنوع قرار دے دیا ہے۔ یہ انکشاف ایک جرمن اخبار نویس نے کیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ حکومت کے اس فیصلے کا اطلاق کلبوں پر بھی کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ ڈھاکہ کلب میں کچ کل شراب بالکل پیش نہیں کی جاتی۔ گھوڑ دوڑ کی گراؤنڈ کو سرکاری تحویل میں لے لیا گیا ہے"

(نوائے وقت لاہور ۱۶ر اکتوبر)

ہمیں افسوس ہے کہ یہ کام سیکولر حکومت کا نہیں تھا بلکہ مسلم حکومت کا تھا۔ لیکن بنگلہ دیش جسے بھارتی سازش نے جنم دیا، شراب کی ممانعت کے سلسلہ میں پہل کر دی اور ہم پیچھے رہ گئے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے اپنے صوبہ میں شراب پر پابندی عائد کر کے ہماری لاج رکھ لی ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ خاموشی اور مقصد کی بات جہاں سے ملے اس کی تقلید کرے اور پورے ملک میں شراب کی ممانعت کر دے۔

خس کم جہاں پاک

مرکزی وزیر مملکت برائے امور عامہ معراج محمد خاں جس کا دوسرا نام جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے نے "ماجھا" رکھا تھا مستعفی ہو چکے ہیں۔ موصوف کے متعلق مشہور ہے کہ وہ کٹر قسم کے کمیونسٹ ہیں۔ شعائر اللہ کی توہین اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اسی قسم کے لوگ اڑا سکتے ہیں۔ ان صاحب کے دل میں صوبہ سرحد کی حکومت کے خلاف نفرت اور بغض و عناد بھی اسی وجہ سے تھا کہ صوبہ سرحد کے ایک درویش وزیر اعلیٰ نے ۱۴ سو سال بعد آخری نبی کی آخری شریعت کا نفاذ شروع کر دیا ہے۔ اس کے نفاذ کے بعد ان نظریات کی دال کیسے گل سکتی تھی جو انسانی ذہن کی اختراع ہیں۔ خواہ وہ کمیونزم ہو یا سوشلزم ہو۔ یہ صاحب گزشتہ دنوں ڈیرہ اسمٰعیل خاں گئے تو ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے داڑھی کو "جھاڑی" کہا۔ نعوذ باللہ!

بہرحال مسٹر "ماجھا" کا استعفیٰ ملک کے لئے ہی نہیں بلکہ پیپلز پارٹی کی حکومت کے لئے بھی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

عمدہ خبر

مرکزی وزیر محنت مسٹر محمد حنیف نے کہا ہے کہ:۔

"صدر بھٹو اور ان کے ساتھی پکے مسلمان ہیں اور ان کا ایک خدا اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پختہ یقین ہے مسٹر حنیف نے بتایا کہ صدر بھٹو باقاعدگی سے روزے رکھ رہے ہیں"۔

(جنگ راولپنڈی ۱۷ر اکتوبر)

اس کی تصدیق وزیر اعلیٰ سرحد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے بھی فرمائی ہے۔ یہ صدر محترم کے متعلق عمدہ خبر ہے۔ صدر محترم ملک میں رمضان المبارک کے احترام کا آرڈیننس بھی نافذ کر دیتے تو صدر صحیح معنیٰ میں قائد عوام کہلوانے کے مستحق ہو جاتے۔

کرنل قذافی زندہ باد

لیبیا کے نوجوان انقلابی راہنما کرنل معمر القذافی شاہ ادریس کی شہنشاہیت کا تختہ الٹ کر چند سال پیشتر برسر اقتدار آئے تھے۔ انہوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں قبولیت عامہ حاصل کر لی۔ وہ جب برسر اقتدار آئے تو انہیں کمیونسٹ اور خدا کا باغی قرار دیا گیا۔ لیکن جوں جوں وقت گذرتا گیا توں توں ان کی صلاحیتیں اجاگر ہو کر سامنے آتی گئیں اور اب تو وہ لوگ بھی جو انہیں کمیونسٹ اور خدا کا باغی قرار دیتے تھے پکا مسلمان ثابت کر رہے ہیں۔ اخبارات میں ان کے کارناموں کی تفصیلات آتی رہتی ہیں۔ تازہ خبر یہ ہے:

"لیبیا میں چوروں اور رہزنوں کو اسلامی قوانین کے تحت سزائیں دی جائیں گی ٹملی الیسٹ نیوز ایجنسی نے طرابلس سے خبر دیتے ہوئے بتایا ہے کہ صدر کرنل قذافی کی صدارت میں انقلابی کونسل کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ چوری کے الزام میں چور کا دایاں ہاتھ قلم کر دیا جائے گا اور راہزنی کے ملزم کا دایاں ہاتھ اور بایاں پیر کاٹ دیا جائے گا۔ ایجنسی نے بتایا، کہ اگر راہزنی کی واردات کے دوران مسافر ہلاک ہو جائے تو ملزموں کو سزائے موت دی جائے گی۔ اگر ملزم مسافروں کو لوٹے بغیر چھوڑ دیں تو انہیں صرف قید کی سزا دی جائیگی"۔

(حریت کراچی ۱۴ر اکتوبر)

جہاں ایسے قوانین کا نفاذ ہوگا، وہاں چوری اور ڈکیتی نام کی کوئی چیز نہیں ہوگی۔ پاکستان میں چوری اور رہزنی کا خاتمہ صرف ایسے ہی قوانین کے نفاذ سے ہو سکتا ہے کرنل قذافی اس اہم اقدام پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اس خبر کے متعلق مودودی صاحب کا تاثر سامنے نہیں آیا۔ شاید وہ اسے اچھا نہیں سمجھتے۔ کیونکہ انہوں نے تحریر فرمایا ہے کہ "موجودہ معاشرے میں اس قسم کی سزاؤں کا نفاذ دوہرا ظلم ہے"۔

صحافیوں کی کالونیاں

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں وزیر اطلاعات رحم اوقاف اشتمال اراضی و نوآبادیات صوبہ پنجاب نے ڈیرہ غازیخاں میں صحافیوں کے ایک وفد سے ملاقات کے دوران بتایا ہے کہ گورنر غلام مصطفےٰ کھر کی ہدایات کے مطابق ڈویژن ہیڈ کوارٹرز اور ممکن ہوا تو ضلع ہیڈ کوارٹرز میں صحافیوں کے لئے رہائشی کالونیاں بنائی جائیں گی۔

چوہدری صاحب اب تک تو صورت حال یہ ہے کہ جو مکان یا زمین کسی صحافی کے قبضے میں تھی وہ بھی چھینی جا رہی ہے۔ پولیس کو کہتے ہیں تو وہ بھی حرکت میں نہیں آتی آپ کو یاد دلا دوں۔ راقم الحروف کے پاس تھوڑی سی رہائشی زمین رنگ پور بگھور ضلع سرگودھا میں تھی۔ اس پر چند افراد نے ایک مقامی بااثر ملک کے ذریعہ سے قبضہ کر لیا۔ آپ کو توجہ دلائی تو آپ نے ازراہ شفقت ڈی ایس پی جوہر آباد کو قبضہ دلانے کے لئے تحریر فرمایا۔ درخواست ڈی ایس پی صاحب کے پاس راقم الحروف خود لیکر گیا۔ انہوں نے انچارج تھانہ نور تھل کو ہدایت دی کہ وہ قبضہ دلائیں۔ اب تقریباً دو تین ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ تھانیدار صاحب اس طرف توجہ ہی نہیں دیتے۔ تھانیدار صاحب جو آپ کو کچھ نہیں سمجھتے، آپ کی ہدایات پر عمل نہیں کرتے تو مجھے کیا سمجھیں گے۔

چوہدری صاحب راقم الحروف کو کالونیوں میں پلاٹ نہیں چاہیئے۔ وہ میرے کسی دوسرے غریب صحافی کے کام آجائے گا۔ مجھے تو وہ میرا پلاٹ ہی دلوا دیجئے۔ ہاں چوہدری صاحب ایک عرض اور کر دوں کہ آپ کے ضلع سرگودھا تحصیل خوشاب میں رنگ پور ایک ایسا قصبہ ہے جہاں آپ کی حکمرانی نہیں بلکہ وہاں کے ایک ملک کی حکمرانی ہے۔ وہاں اسی کا قانون چلتا ہے۔ پولیس کے رویہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کے ماتحت ہے۔ وہاں جو برتاؤ مجھ سے کیا گیا اور کیا جا رہا ہے میں اس کا اظہار مناسب نہیں سمجھتا۔ اسے کسی اور موقعہ کے لئے چھوڑتا ہوں۔

اب پروپیگنڈہ بند کر دیجئے

گورنر بلوچستان جناب میر غوث بخش بزنجو کا ایک بیان اخبارات میں آیا جس میں ان کی طرف منسوب کیا گیا تھا

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

سرحد قیوم لیگ

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

صوبہ سرحد کی سیاست میں گزشتہ دنوں جو دھماکہ ہوا تھا اس سے قیوم مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کے پرخچے اڑ گئے، اور پارٹی دو ٹکڑوں میں منقسم ہو کر رہ گئی۔ اب یہ دو ٹکڑے دو گروپوں کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں۔ ایک گروپ کے لیڈر محمد اقبال خاں جدون ہیں۔ یہ گروپ چھ ارکان اسمبلی پر مشتمل ہے جبکہ باقیماندہ پانچ ارکان اسمبلی کے متعلق خان عبدالقیوم خاں کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ ان کے ساتھی ہیں۔ اب سننے میں آیا ہے کہ اسمبلی کے باہر بھی قیوم مسلم لیگ ایک اور دھماکے کا شکار ہونے والی ہے۔ اور اس بات کا احتمال ہے کہ یہ نیا سیاسی دھماکہ اس جماعت کے کھوکھلے تنظیمی ڈھانچے کو نہ اڑا کر رکھ دے۔ درحقیقت صوبہ سرحد میں وہی لوگ اب قیوم لیگ کا نام و نشان تک مٹا دینے پر تل گئے ہیں جنہوں نے صوبے میں اس جماعت کی بنیاد رکھی تھی۔ پتہ چلا ہے کہ خان عبدالقیوم خاں پارلیمانی پارٹی کے انتخاب کے بعد اب اپنی جماعت سے مایوس ہو گئے ہیں اور وہ یہ جاننے کے باوجود کہ صوبے میں قیوم مسلم لیگ کو ختم کر کے کنونشن مسلم لیگ اور کونسل مسلم لیگ کی متحدہ مسلم لیگ میں ضم کیا جا رہا ہے۔ وہ صوبہ سرحد کا رخ نہیں کر رہے۔ صرف اپنی جماعت کے ان عہدہ داروں سے جن کے بارے میں ابھی تک یہ پتہ نہیں چل سکا کہ انہیں ان عہدوں کے لئے کس نے منتخب کیا۔ یہ اعلان کرا رہے ہیں کہ صوبہ سرحد میں قیوم مسلم لیگ کے ادغام کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن یہاں کے باخبر حلقے یہ پوچھ رہے ہیں کہ اگر ہزارہ کے محمد اقبال جدون پشاور کے ارباب نور محمد خاں۔ مردان کے عبدالستار خاں سوات کے حاجی محمد رحمٰن، پشاور شہر کے محمد اقبال اور اسی طرح کے دوسرے مسلم لیگی لیڈر اور کارکن اس بات پر تل جائیں کہ قیوم مسلم لیگ کے علیحدہ وجود کی ضرورت نہیں اسے متحدہ مسلم لیگ میں ضم کر دیا جائے تو پھر اس جماعت میں دوسرے جو لوگ رہ جاتے ہیں وہ اس فیصلے کی راہ میں کیونکر حائل ہو سکیں گے۔ سنا ہے کہ اب یہ معاملہ بایں تکمیل کو پہنچ چکا ہے اور اسے آخری شکل دینے کے لئے محمد اقبال جدون پشاور پہنچ گئے ہیں۔ اب اچانک ایک زبردست دھماکہ ہوگا اور قیوم مسلم لیگ کے ٹکڑے مختلف اطراف میں بکھرے نظر آئیں گے۔

ادھر نیپ اور جمعیۃ کے قریبی حلقوں نے دعویٰ کیا ہے کہ صوبے میں وزارت کو تیس ارکان کی اکثریت حاصل ہو چکی ہے۔ ان حلقوں کے مطابق اب اسمبلی میں پارٹی پوزیشن یہ ہوگی۔ نیپ پندرہ، جمعیۃ پانچ، اقبال جدون گروپ چھ اور اسلم خٹک گروپ چار۔ اس کے مقابلے میں اسمبلی میں حزب مخالف میں جو بارہ ارکان رہ جائیں گے۔ ان میں پیپلز پارٹی کے پانچ، قیوم مسلم لیگ پانچ، کنونشن مسلم لیگ ایک اور جماعت اسلامی ایک۔ اقبال جدون گروپ کے بارے میں بعض حلقوں میں یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ انہی دنوں پیپلز پارٹی کی بعض اہم شخصیتوں اور خان قیوم خاں نے اس گروپ کے ارکان کو ہموار کرنے کی جو کوششیں کی تھیں، ان کی وجہ سے ممکن ہے کہ اس گروپ کے ارکان اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ مگر پتہ چلا ہے کہ اقبال جدون گروپ کے ارکان اپنے فیصلے پر سختی سے ڈٹے ہوئے ہیں۔ اور ان کا یہ کہنا ہے کہ انہوں نے پورے غور و خوض کے بعد یہ قدم اٹھایا ہے۔ جو کسی حالت میں پیچھے نہیں ہٹ سکتا بلکہ اس گروپ کے قریبی حلقوں نے یہ یقین ظاہر کیا ہے کہ وہ چند دوسرے ارکان کو بھی اپنے ساتھ شامل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اقبال جدون گروپ کے ایک ترجمان سے جب یہ پوچھا گیا کہ اسمبلی کے اندر جب مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی نے پیپلز پارٹی سے اتحاد کر رکھا تھا تو پھر آپ نے اس اتحاد سے علیحدگی کیوں اختیار کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اسمبلی کے اندر ایک مضبوط حزب اختلاف قائم کرنے کے لئے پیپلز پارٹی سے اشتراک کیا تھا۔ ہمارا مقصد اپنی جماعت کو پیپلز پارٹی میں ضم کرنا نہیں تھا۔ جیسا کہ خان عبدالقیوم خان بعد میں اشارات اور کنایات میں بتاتے رہے۔ علاوہ ازیں ہم صوبے میں مستحکم بنیادوں پر جمہوریت کے قیام کے حق میں ہیں اور قانون کی بالادستی چاہتے ہیں۔ اس لئے ہم قطعاً یہ گوارہ نہیں کر سکتے کہ کوئی جماعت یا گروہ ہمیں سیاسی حربے کے طور پر استعمال کرے اور ہمارے کندھوں پر بندوق رکھ کر چلائے۔ ترجمان نے کہا کہ ہم نے نہ خان عبدالقیوم خاں سے اور نہ پیپلز پارٹی سے بدعہدی کی ہے۔ اگر خان قیوم اور حیات محمد خاں شیرپاؤ صوبے میں رہ کر اپنی اپنی پارٹیوں کی رہنمائی کرتے اور اپنے اقتدار کے لئے راستہ ہموار کرنے کے بجائے جمہوریت کے فروغ کے لئے کوشش کرتے تو ہم ضرور ان کا ساتھ دیتے لیکن جب ہم نے محسوس کیا کہ ہمارے اتحاد سے صوبے میں ایک نیا کھیل کھیلنے کی کوششیں ہو رہی ہیں تو ہم اس گٹھ جوڑ سے الگ ہو گئے۔ جو اس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا۔ ترجمان نے کہا۔ کہ درحقیقت پیپلز پارٹی سے ہمارا کچھ کئی گروپ علیحدہ نہیں ہوا بلکہ مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کا اتحاد ختم ہو چکا ہے اور یہ اتحاد اس اجلاس میں ختم کیا گیا۔ جو بیس ستمبر کو ایبٹ آباد میں محمد اقبال خاں جدون کی رہائش گاہ پر صوبائی مسلم لیگ کے صدر ارباب نور محمد خاں کی صدارت میں منعقد ہوا تھا اور پارلیمانی پارٹی کے گیارہ ارکان میں سے آٹھ ارکان نے اجلاس میں شامل ہو کر اپنا الگ گروپ بنانے کا فیصلہ کیا تھا اور اب بھی گیارہ ارکان میں سے چھ ہمارے ساتھ ہیں اور محمد اقبال خاں جدون بدستور مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کے لیڈر ہیں۔

یہاں کے سیاسی حلقوں میں اقبال جدون گروپ کے اس اعلان کے بعد یہ توقعات ختم ہو گئی ہیں کہ یہ چھ ارکان دوبارہ خان عبدالقیوم خاں کی قیادت کو تسلیم کر لیں گے اور اب تو محتاط حلقے بھی کھلم کھلا یہ کہنے لگے ہیں کہ مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کے چھ ارکان صوبائی وزارت کے بہت قریب ہو چکے ہیں۔ بلکہ چند روز میں بیشتر صوبہ سرحد کے گورنر ارباب سکندر خان خلیل نے جو ہزارہ کا دورہ کیا۔ اس سے اقبال جدون گروپ کے ارکان کی پوزیشن ذرا کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ اس گروپ کے لیڈر محمد اقبال خان جدون نے گورنر سرحد کے اعزاز میں عثمانیہ دربار۔ اس ضیافت میں نہ صرف ہزارہ سے اس گروپ کے ارکان اسمبلی نے شرکت کی بلکہ تحصیل ایبٹ آباد کے متعدد ممتاز مسلم لیگی کارکن بھی بڑے جوش و خروش سے دعوت میں شریک ہوئے۔ اور گورنر سرحد سے ہزارہ کے مسائل پر بے تکلفانہ گفتگو کرتے رہے۔

گذشتہ ہفتے صوبائی وزیر تعلیم خان امیرزادہ خان اور وزیر صحت حقنواز خاں نے ہزارہ کا دورہ کیا۔ وزیر صحت نے عوام کو زیادہ سے زیادہ طبی سہولتیں بہم پہنچانے کا یقین دلایا اور وزیر تعلیم نے ایک انٹرمیڈیٹ گرلز کالج کو ڈگری کالج کا درجہ دینے اور متعدد مڈل اسکولوں کو ہائی بنا دینے کا اعلان کیا۔ اس دورے میں انہوں نے شیرگڑھ اور ٹھاکہ میرہ کے مڈل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دینے، خاکی کے لوئر مڈل اسکولوں اور پھلڑہ کے پرائمری اسکول کو مڈل بنانے اوگی کے ہائی اسکول کو انٹرمیڈیٹ کالج کا درجہ دینے کا حکم دیا علاوہ ازیں انہوں نے پھلڑہ کے ہسپتال میں مستند ڈاکٹر کی تقرری کا حکم بھی دیا اور مختلف اسکولوں کے طلباء کے لئے پانچ ہزار روپے عطیہ کے طور پر دیئے اور یہ اقدامات صرف دو علاقوں میں کئے گئے جو نصف تحصیل کے برابر ہوں گے۔

انہوں نے اقبال جدون کی دعوت میں شامل ارکان اسمبلی کو یقین دلایا کہ وہ اور صوبائی وزراء ہزارہ کے کونے کونے میں جائینگے اور عوام کے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ اس دورے میں انہوں نے محسوس کیا ہے کہ ہزارہ کو گذشتہ پچیس برسوں میں بری طرح نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ موجودہ حکومت اس ضلع کی پسماندگی کو دور کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گی صوبائی حکومت ان ہمدردانہ اقدامات اور فیاضانہ سلوک کا بڑا

(باقی صفحہ پر)

ارشاد علوی
ایم، اے

رمضان المبارک ہر سال

دینی مدارس کی اہمیت، وافادیت کا زندہ ثبوت بن کر آتا ہے

ماہ مقدس کی آمد کے ساتھ ہی پورے عالم اسلام کی لاکھوں مساجد میں حافظِ قرآن کلام الٰہی کی تلاوت شروع کر دیتے ہیں۔ حافظ صاحبان کی یہ عظیم الشان تعداد علماء کرام کے قائم کردہ مکتبوں اور مدرسوں سے تیار ہو کر نکلتی ہے۔ اس طرح رمضان ہر سال دینی مدارس کی اہمیت و افادیت کا زندہ ثبوت بن کر آتا ہے۔

ہر مسلمان اپنی کھلی آنکھوں سے اس بات کا مشاہدہ کرتا ہے کہ غریب علماء سادہ اور ٹوٹے پھوٹے مدارس میں بیٹھ کر جو خدمت انجام دے رہے ہیں یہ اسی کا طفیل ہے کہ عالم اسلام کی تقریباً ہر مسجد میں الحمد سے والناس تک مکمل قرآن مجید سنانے والے موجود ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ سکول و کالج کی معرفت تو ہمیں ایک بھی حافظ قرآن نصیب نہیں ہوتا۔

اس عظیم اور عینی مشاہدہ کے باوجود کچھ اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں۔ جو علماء اور دینی مدارس کے خلاف شیطان کا مقصد پورا کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ دراصل ایسے لوگ دولتِ ایمانی سے تو محروم ہوتے ہیں مگر محض "ہر دو پ" کے طور پر "دیندار" بنے رہتے ہیں۔ ان کی دلی خواہش یہ ہوتی ہے کہ قائم شدہ ٹوٹے پھوٹے مدارس بھی اجڑ جائیں تاکہ نہ حافظ قرآن تیار ہوں اور نہ علماء کرام۔ اور نہ پھر اللہ کے گھر آباد ہوں اور نہ دین کا چرچا ہو۔ ساری ملّت انہی کی طرح عملاً عیسائی اور یہودی بن جائے۔ صرف فریب دینے کے لئے زبان سے اسلام، اسلام کرتی رہے۔

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

★ تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو قرآن مجید پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔

★ قیامت کے دن حافظ قرآن کو سنہری تاج پہنایا جائے گا۔

★ قرآن مجید کے ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔

غور فرمایئے۔ اللہ کے سچے اور آخری نبیؐ تو ایسی ایسی بشارتیں دیں اور ہم انگریزی تعلیم و تہذیب کے زیر اثر اور مغرب زدہ "اسلام پسندوں" کے پروپیگنڈہ کا شکار ہو کر حافظ قرآن، معلم قرآن اور مدارس قرآن کو حقارت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ان کی توہین و تذلیل کر کے خوش ہوں۔ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو آخرت میں اعلیٰ مرتبے دلانے والے اس کام سے دور رکھیں۔ اپنے بچہ کو دنیا بھر کی خرافات پڑھائیں۔ لیکن اگر نہ پڑھائیں تو خالق کائنات کی آخری کتاب قرآن مجید۔ اس کو وقت کا ضائع کرنا مولوی [illegible] کا کام اور اپنی ہتک خیال کریں۔ یہ ایمان کی نہیں [illegible] کی نشانی ہے۔ ایک چیز کو ماننا اور پھر اس کے پڑھنے پڑھانے سے بھاگنا، تعاون سے گریز کرنا اور اس مقدس کام میں مصروف لوگوں کی تحقیر کرنا، ایک مومن کا کام ہرگز نہیں ہو سکتا۔

اب علم دین اور عالم دین کے بارہ میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سن لیجئے:۔

• علمِ دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی

اور

آپ کا مذہبی، ملّی اور قومی فریضہ

مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی علم دوست، دیندار اور مخیر حضرات کا ایک جانا پہچانا ادارہ ہے جس میں الحمدللہ اس وقت ساڑھے تین صد سے زائد طلباء، اکیس ماہر اساتذہ کرام کی نگرانی میں تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ ابتدائی عربی سے بشمول دورہ حدیث شریف تمام علوم و فنون عربیہ کی اور جماعت اول سے لیکر میٹرک تک علوم عصریہ اور تجوید و حفظ قرآن کی مکمل تعلیم کے علاوہ چند دستکاریاں بھی سکھائی جاتی ہیں۔ سوا لاکھ سے زائد نقد کا اور ایک ہزار من کے قریب گندم کا سالانہ خرچ ہے۔ آپ کا یہ ادارہ دیہاتی علاقہ میں واقع ہونے کی وجہ سے اکثر مالی پریشانیوں کا شکار رہتا ہے۔ اس دفعہ تو مہنگائی حالات کی وجہ سے مدرسہ کی مالیات شدید متاثر ہوئی ہیں۔ اب چونکہ رمضان المبارک کا خیر و برکت سے بھرپور مہینہ ہے۔ اس لئے جملہ اہل اسلام سے اپیل کی جاتی ہے کہ اپنی زکوٰۃ و صدقات و فطرانہ نکالتے وقت اپنے اس ادارہ کا خصوصی خیال فرمائیں۔ اس وقت مدرسہ میں بچوں کو قرآن پاک حفظ کرنے کے لئے ایک دارالفرقان ۵۰×۲۰ تین کمروں پر مشتمل زیر تعمیر ہے۔ اس کی طرف بھی اہل خیر کی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے

بندہ فضل محمد، مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاولنگر

دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ

تقریباً پندرہ سال سے دین کی انتہائی خدمت کر رہا ہے۔ جس میں ہر سال کثیر تعداد میں بیرونی تشنگان علوم دینیہ سیراب ہوتے ہیں، جن کے ہر قسم کے اخراجات دارالعلوم برداشت کرتا ہے۔ لہٰذا اہل ثروت حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ خصوصاً اس مبارک مہینے میں زکوٰۃ و عطیات دارالعلوم کو بھیج کر دوگنا ثواب دارین حاصل کریں۔

(نوٹ) (۱) امسال دارالعلوم میں درس نظامی کے ساتھ مولوی فاضل کی باقاعدہ تیاری کرائی جائے گی۔

(۲) داخلہ پانچ شوال سے بیس شوال تک ہوگا۔

(۳) صبح کا ناشتہ کا امسال کیا گیا ہے

(۴) ماہوار وظیفہ حسب سابق ہوگا۔

لہٰذا

شائقین حضرات پہلے درخواست بھیجکر ہمیں مطلع کریں

مہتمم دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ

بقیہ - رمضان المبارک

- طلباءِ علم دین کے پیروں کے نیچے فرشتے پر بچھاتے ہیں۔
- میری امت کے علماء دین کا درجہ بنی اسرائیل کے انبیاء کے برابر ہے۔
- عالم دین کا سونا بھی عبادت ہے۔
- علم دین پہ ایک گھنٹہ غور و فکر عابد کی ساری رات کی عبادت سے بہتر ہے۔
- عالم دین کی زیارت بھی ثواب ہے
- عربی، قرآن مجید، اللہ کے رسول اور اہل جنت کی زبان ہے

تاجدار مدینہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ان ارشادات عالیہ کو سامنے رکھ کر علم دین، عالم دین، اور مدارس دین کے بارہ میں اپنے طرز عمل کا جائزہ لیجئے کہیں ایسا تو نہیں کہ کسی مذہبی بہروپیے نے آپ کو راہِ راست بھٹکا کر غلط راستہ پہ ڈال دیا ہو۔ اور اس طرح وہ آپ کی آخرت برباد کر کے آپ کے ساتھ دشمنی کر رہا ہو۔ دورِ نبوت ہی سے منافقین چلے آرہے ہیں آج بھی موجود ہیں۔ ان کو پہچانئے اور ان سے بچ کر اپنی آخرت محفوظ کیجئے۔

ان "بہروپیوں" کی خاص نشانی یہ ہوتی ہے کہ وہ اسلام کا نام تو بہت لیتے ہیں۔ مگر ان کے طور طریق چال ڈھال، کاروبار، گھروں کا ماحول، اولادوں کا پس منظر ساری تگ و دو غیر اسلامی ہوتی ہے۔ خصوصاً علماء دین اور علم دین کے سخت مخالف ہوتے ہیں۔ ان کو خوف ہوتا ہے کہ اگر عام مسلمان علم دین کی طرف مائل ہو گئے اور علماء دین کا احترام کر کے ان کے قریب جانے لگے تو دین سے واقف ہو جائیں گے۔ ان کا "بہروپ" کھل جائے گا۔ ان کا باطل ظاہر ہو جائے گا۔ اور ان کی "شیطانی دکان" ٹھپ ہو کر رہ جائے گی۔ اسی لئے ان کی خاص کوشش عام مسلمانوں کو علماء سے دور کرنے پہ صرف ہوتی ہے۔

ضرورت ہے کہ اپنی اخروی نجات کی خاطر ان چالوں کو ناکام بنایا جائے۔ ایمانی شعور کا ثبوت دیتے ہوئے علم دین، علماء دین، مدارس دین اور حفاظ قرآن کا احترام کیجئے۔ ان کے ساتھ تعاون کر کے اجر کے مستحق بنیئے۔ اور ان کی راہنمائی میں کام کر کے اپنے دینی و دنیاوی مسائل حل کیجئے ۔۔۔ یاد رکھئے کہ ہر فن کے ماہرین ہوتے ہیں۔ انہی کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور ان ہی کی رائے مستند مانی جاتی ہے۔ بیماری اور صحت کے بارہ میں حکیم و ڈاکٹر صاحبان، قانونی معاملات میں وکلاء صاحبان، تعمیرات کے سلسلے میں انجینئر صاحبان اور دین کے بارہ میں علماء دین، اس قاعدہ کلیہ سے انحراف کر کے آپ اپنی ایمانی "صحت" کو برباد کرنے کے سوا کچھ حاصل نہ کر سکیں گے جس طرح مستند، تجربہ کار اور باعمل ڈاکٹروں کو چھوڑ کر کسی چرب زبان بازاری دوا فروش کے ہتھے چڑھ جانے کا نتیجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں نکل سکتا کہ پیسہ بھی ضائع اور صحت بھی برباد۔ بالکل اسی طرح مستند، معروف، باعمل اور مجاہد علماء حق کو چھوڑ کر کسی چرب زبان، کاغذی گھوڑے دوڑانے میں ماہر اور علم دین سے جاہل شخص کے فریب میں مبتلا ہو جانے کا نتیجہ ایمان کی بربادی اور آخرت کے عذاب کے سوا کچھ نہ نکل سکے گا۔

عقل و ہوش سے کام لیجئے۔ دین و ایمان کے ڈاکوؤں کی پُرفریب چالوں سے بچنے کے لئے علماء حق کے ساتھ جُڑ جائیے۔ دینی مدارس اور قرآن مجید کے مکاتیب دین حق کے مضبوط قلعے ہیں۔ شیطان ان سے جلتا ہے۔ ان کی حفاظت، ترقی اور مضبوطی آپ کا اولین فریضہ ہے۔ اس فرض کو خوش دلی کے ساتھ انجام دے کر دین حق کے "قلعوں" یعنی دینی مدارس کو مضبوط بنائیے۔

بقیہ — عاشق کا جنازہ ہے .....

مقصد بھی ہزارہ کے عوام کی ہمدردیاں اور تعاون حاصل کرنا ہے اور ان ارکان اسمبلی کے ہاتھ مضبوط کرنا ہے جنہوں نے اس حکومت سے تعاون کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

اگرچہ اقبال جدون گروپ نے یہ کہا ہے کہ انہوں نے یہ فیصلہ کسی سودے بازی کے تحت نہیں کیا بلکہ جب انہوں نے محسوس کیا کہ صوبائی حکومت کو کمزور سمجھ کر اس کے راستے میں روڑے اٹکانے کی کوشش ہو رہی ہے اور اس کے متعلق یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ اسے اسمبلی میں برائے نام اکثریت حاصل ہے۔ اس لئے وہ صوبے کے نظم و نسق کو بہتر طور پر نہیں چلا سکتی۔ چونکہ یہ تاثر صوبے میں جمہوریت کے استحکام کے لئے خطرہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے اس گروپ نے صوبائی حکومت کی پارلیمانی پوزیشن کو مضبوط کرنے کے لئے یہ اقدام کیا۔

جہاں تک پیپلز پارٹی کا تعلق ہے۔ اس کے کارکن اور لیڈر نہایت خاموشی سے اس سیاسی اتار چڑھاؤ کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ جو قیوم مسلم لیگ کی بدولت انہیں سہنے پڑے اس پارٹی میں دو مکتب فکر کے لوگ تھے۔ ہر کنوں کا ایک مضبوط اور موثر گروپ اسمبلی کے اندر قیوم مسلم لیگ سے اتحاد کے خلاف تھا۔ اس گروپ کا خیال تھا کہ گذشتہ عام انتخابات میں صوبائی اسمبلی کی چالیس نشستوں میں سے ان کی پارٹی نے صرف تین نشستیں حاصل کیں۔ انہیں عوام کے اس فیصلے کو خندہ پیشانی سے قبول کر لینا چاہیئے اور ان تین نشستوں پر اکتفا کرتے ہوئے آئندہ ان خامیوں کو دور کرنے پر توجہ دینا چاہیئے۔ جو گذشتہ انتخابات میں پارٹی کی ناکامی کا باعث بنیں اور اپنی توجہ پارلیمانی جوڑ توڑ سے ہٹا کر پارٹی کی تنظیم اور عوام سے رابطہ پیدا کرنے پر دینی چاہیئے۔ جبکہ دوسرا گروپ جس میں خان حیات محمد خان شیر پاؤ خاص طور پر قابل ذکر ہیں اس کوشش میں لگا ہوا تھا کہ قیوم مسلم لیگ سے اتحاد کر سکے اور چند اور ارکان اسمبلی کو اپنے گروپ میں شامل کر کے صوبے میں ایک نخلوط وزارت بنا لی جائے۔ اسی مقصد کے لئے خان عبدالقیوم خان کو مرکز میں وزارت داخلہ پیش کی گئی، اور خان حیات محمد خان شیر پاؤ اسمبلی کے اندر قیوم مسلم لیگ کے ارکان اسمبلی کی ناز برداریاں بھی کرتے رہے۔ اور اپنے سیاسی حریف یعنی خان قیوم کو بھی گلے لگا لیا جس کے بارے میں انہوں نے ایک جلسہ میں کہا تھا کہ اگر خان عبدالقیوم خان صوبہ سرحد میں برسر اقتدار آ گئے تو وہ (خان شیر پاؤ) صوبہ سرحد سے ہجرت کر جائیں گے۔

معلوم نہیں ان نئے حالات میں پیپلز پارٹی کیا طرز عمل اختیار کرتی ہے۔ اس کا پتہ مرکز میں ہونے والے مذاکرات کے بعد چل سکے گا۔ لیکن عام خیال یہ پایا جاتا ہے کہ اب جبکہ قیوم مسلم لیگ کی پارلیمانی پارٹی بھی ٹوٹ پھوٹ چکی ہے۔ اور اسمبلی کے باہر بھی اس جماعت کا تیا پانچا ہونے والا ہے پیپلز پارٹی مزید عرصہ کے لئے قیوم مسلم لیگ کے سہارے زندہ رہنے کی کوشش نہیں کرے گی۔ بلکہ اس کے کارکن براہ راست عوام سے رابطہ پیدا کرنے کی کوشش کریں گے بشرطیکہ وہ قیوم مسلم لیگ کی طرح خود بھی کسی انتشار کا شکار نہ ہو گئے۔

(غلام جان طاہر خیلی
ایبٹ آباد)

بقیہ —— اداریہ

صوبوں میں بسنے والے عوام کے حقوق کو مساوی درجہ دیا گیا ہے عدلیہ اور الیکشن کمشن خود مختار اور انتظامیہ کے تسلط سے آزاد ہو گئے صوبوں کو اپنے اندرونی معاملات اور ترقی و خوشحالی کے پروگراموں پر عملدرآمد میں آزادی و خود مختاری حاصل ہو گی۔

سب سے بڑی کامیابی جو اس سمجھوتہ سے ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کی پیش کردہ تمام اسلامی دفعات کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ جس میں سب سے اہم مطالبہ یہ تھا کہ دستور میں یہ دفعہ لازمی ہونا چاہیئے کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے

پاکستان میں اب تک جتنے بھی دساتیر بنائے گئے ان میں کسی میں بھی اس قسم کی وضاحت نہیں تھی۔ اس کے علاوہ مستقل آئین میں صدر کے عہدہ کے حلف میں اس طرح ترمیم کی جائیگی کہ اس کے متن سے واضح ہو جائے، صدر مملکت مسلمان ہے (یعنی مسلمان کی تعریف بھی حلف میں شامل ہو گی) کوئی قانون کتاب و سنت کے منافی نہیں بنایا جائے گا۔ موجودہ قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالا جائے گا۔ اسلامی نظریات کی کونسل اس طرح تشکیل کی جائے گی کہ اسلام کی تعلیمات پر عملدرآمد کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ جمہوریہ پاکستان کو "اسلامی جمہوریہ پاکستان" کہا جائے گا۔

ان اسلامی مطالبات کا تسلیم کیا جانا قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد اور جنرل سیکرٹری مرکزی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی عظیم الشان کامیابی ہے۔ اور ہم سب اپنے محبوب قائد کو ان کی اس عظیم کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(ندائیم)

لیلۃ القدر

(مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب)

لیلۃ القدر کی فضیلت نص قرآن سے ثابت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لیلۃ القدر خیر من الف شہر (سورہ قدر)

"شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے"

ہزار مہینے کے دن ۳۰ دن فی ماہ کے حساب سے تیس ہزار ہوتے ہیں۔ گذشتہ امتوں کی عمریں اور اسی حساب سے عمل زیادہ تھے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک رات مرحمت فرما کر عزت افزائی کی اس ایک رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ اور بہتر ہے۔

انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ۔ ہم نے اس قرآن کو برکت والی رات میں نازل کیا (سورہ دخان) قرآن پاک نے اس رات کا نام لیلۃ القدر رکھا اور برکت والی رات بھی فرمایا۔

۲) اس رات کی فضیلت کے لئے یہی بات بس تھی کہ اس میں قرآن پاک جیسی عظیم المرتبہ کتاب نازل ہوئی۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کی فضیلت کی دوسری وجہ بیان فرماتے ہیں۔

تنزل الملئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر۔ اس رات میں فرشتے اور روح زمین پر اترتے ہیں۔ روح فرشتوں کی ایک خاص قسم ہے یا جبرائیل علیہ السلام کا نام ہے۔

بہرحال اس رات یہ سب اترتے ہیں۔ بعض روایات میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام یا یہ فرشتے جس مسلمان مرد عورت پر گذرتے ہیں۔ ہر ایک کو سلام کہتے ہیں۔

سبحان اللہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس تفسیر کی روایات کے مطابق سات فرشتے آتے ہیں۔ قالوا سلاما اور سلام کہتے ہیں۔ اس کی برکات کا یہ عالم ہوتا ہے کہ بڑھاپے میں ان کو حضرت اسحاق علیہ السلام عطا ہوتے ہیں اور آتش نمرود برداً وسلاماً ہو جاتی ہے۔ جہاں لاکھوں کروڑوں ملائکہ نزول فرمائیں اور ہر مرد مومن اور عورت کو سلام کہیں یا مصافحہ کریں وہاں خیرات و برکات کا کیا حال ہوگا۔ اسی لئے تو رب العزت جل و علا نے اس رات کے جلالت قدر کے اظہار کی خاطر یوں ارشاد فرمایا۔

وما ادراک ما لیلۃ القدر "آپ کو کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا ہے"۔

پھر خود ہی اس کی شان بیان فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے اعلیٰ و افضل ہے۔

لیلۃ القدر کا تعین

اب دیکھنا یہ ہے کہ آخر یہ بڑی برکت والی رات ہے کونسی؟ کوئی اسے سال بھر میں دائر سمجھتا ہے کوئی شب برات ہی کو کہتے ہیں۔ لیکن حق بات یہ ہے کہ یہ رات صرف رمضان المبارک میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے قرآن لیلۃ القدر میں نازل کیا اور دوسری جگہ ارشاد ہے۔

شھر رمضان الذی انزل فیہ القران

"رمضان کے مہینے میں قرآن کریم نازل ہوا"

قرآن پاک میں تناقض ناممکن پس لیلۃ القدر بھی ماہ رمضان میں ہی ہے۔ رمضان کی کونسی رات ہے۔ اس میں آٹھ اقوال ہیں۔

لیکن اصح یہ ہے کہ رمضان کے عشرہ اخیرہ (پچھلی دس راتوں) میں سے وتر اور طاق راتوں میں سے ایک ہے۔ اکیسویں، تیئیسویں اور ستائیسویں راتوں کے حق میں زیادہ قوت ہے۔

حضرت ابی بن کعبؓ حضرت ابن عباسؓ اور صحابہؓ کی ایک جماعت ستائیسویں رات کے بارے میں فرماتے ہیں۔ کم از کم جمہور علماء پچھلی دس راتوں میں سے ایک رات کا یقین کرتے ہیں۔ زیادہ رجحان ستائیسویں کی طرف ہے۔ لیکن قطعی تعین مشکل ہے۔

مخفی رکھنے کا ظاہری سبب اور حرمان کی بڑی وجہ

لیلۃ القدر جیسی مبارک شب کو کیوں مخفی رکھا گیا اس کا اصلی سبب یا مصلحت تو آئندہ بیان ہوگی۔ یہاں ایک ظاہر وجہ بتائی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک مسئلہ میں آپس میں اختلاف کر رہے تھے یا الجھ رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر کا علم دیا گیا تھا۔ لیکن تمہارے اختلاف کی وجہ سے واپس لے لیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اہل زبان کے لئے عبرت

صحابہ کرامؓ کا اختلاف اور وہ بھی ایک دینی مسئلہ میں پھر ان حضرات کا خلوص اور للہیت۔ لیکن اس کا فوری اثر یہ ہوتا ہے کہ اتنی بڑی عظیم المرتبہ رات کا علم اٹھا لیا گیا۔

آج کل کے اختلافات کی نحوست کا کیا کہنا۔ جن کا اکثر حصہ ذاتی رنجشوں، کدورتوں اور خود غرضیوں پر مبنی ہوتا ہے۔

آج پاکستان کے مسلمان ایک دوسرے کے خلاف کیسی بدگمانیاں پھیلاتے، بہتان باندھتے اور دوڑ پڑے ہیں۔ اختلافات کو دیکھئے تو اصول اور ضروری مسائل میں اور وہ بھی دکانداری پر مبنی، کہیں ختم نبوت کا انکار کہیں صحابہ کرامؓ کی توہین اور کہیں شریعت کا مذاق العیاذ باللہ وزارتوں، صدارتوں اور عہدوں کے لئے لڑائیاں ذاتی اغراض کی خاطر اختلافات۔ کیا ان حالات میں خیر و برکت رہ سکتی ہے۔ ایسی نااتفاقی اور پھر اللہ تبارک و تعالیٰ سے فتح و نصرت کی امید اور کامیابی کا یقین؟

ایں خیال است و محال است و جنوں

میں جب دورے پر گھر سے روانہ ہوتا ہوں، اگر گھر والے میرے سفر کی مخالفت کریں تو گویا گولی لگ جاتی ہے مجھے یقین ہے کہ ذرا سی مخالفت بھی ناکامیابی کا سبب بن جاتی ہے۔ ہمارے موجودہ حالات کیا ہیں۔ ملکی صوبائی تعصبات، قومی اور نسلی اختلافات، مسائل حقہ سے انحراف۔ قرآن پاک سے دوری، باہمی سر پھٹول، زر اندوزی جیسے قبیح و مذموم مقصد کے لئے مردم آزاری اور غداری۔ پھر شکوہ خدا سے کہ ہم کیوں خراب ہوئے ہے

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافات عمل غافل مشو

ماہِ مبارک اور اساطین امت

احترام و اہتمام کے تاریخی نظائر

مولانا محمد ادریس ندوی نگرانی

افسوس کہ ہم مسلمان خیر و برکت کے ان دنوں اور راتوں کو بڑی بیدردی سے ضائع کرتے ہیں اور یہ خیال نہیں کرتے کہ آئندہ یہ موسم خیر نصیب میں آتا ہے یا نہیں؟

فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ (بقرہ)

جو اس مہینہ کو پائے وہ اس مہینہ بھر روزے رکھے

عموماً لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف بھوکے پیاسے اور زن و شو کے تعلق سے الگ رہنے کا نام روزہ ہے۔ حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بہت سے روزہ دار ہیں کہ ان کو بھوکے رہنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا (ابن ماجہ) روزہ آدمی کے لئے ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔ کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ روزہ کس چیز سے خراب ہوتا ہے فرمایا، جھوٹ اور غیبت سے (مجمع الفوائد) روزہ رکھ کر بھی جو شخص جھوٹ اور فریب کے کام کو نہ چھوڑے تو خدا کو اس کی ضرورت نہیں ہے کہ انسان اپنا کھانا پینا چھوڑ دے (بخاری)

دراصل روزہ کی حقیقت یہ ہے کہ قلب بالکلیہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے اور انسان تقوے کی کیفیت سے سرفراز ہو جائے۔

حافظ ابن رجب حنبلیؒ [illegible] سے نقل فرماتے

فضیلت

ب ہزاروی مدظلہ ممبر قومی اسمبلی)

ہیں:۔ تم جب روزہ رکھو تو تمہارے کان، آنکھ، زبان بھی حرام باتوں سے روزہ رکھیں، پڑوسیوں کو تکلیف نہ دو تم پر وقار اور سنجیدگی کی کیفیت پیدا ہو جائے۔

(بقیہ الانسان صہ ۹)

اس ماہ مبارک کو کلام الٰہی سے خاص مناسبت ہے۔ اللہ کے بعض پاکیزہ بندے اس ماہ مبارک میں ہر تیسری رات کو تہجد کی نماز میں ایک قرآن ختم کرتے تھے امام نخعیؒ رمضان میں ہر تیسری شب کو ایک قرآن اور آخری عشرہ میں ہر دوسری شب کو ایک قرآن ختم کرتے تھے۔ حضرت قتادہؒ آخری عشرہ میں ہر رات کو ایک قرآن ختم کرتے تھے۔ حضرت سفیان ثوریؒ اور امام مالکؒ رمضان المبارک کے آتے ہی دوسرے مشاغل سے الگ ہو کر قرآن مجید کی تلاوت میں لگ جاتے تھے۔

عبداللہ بن غالبؒ ایک بزرگ گذرے ہیں جب ان کا انتقال ہوا اور دفن کئے گئے تو قبر کی مٹی سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ کسی نے ان کو خواب میں دیکھا اور اس خوشبو کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ روزہ دار اور قرآن مجید کی تلاوت کی برکت ہے (قلیوبی الانسان)

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ماہ رمضان کے متعلق بعض اور اہل علم اور صاحب دل کے تاثرات بھی نقل کر دیئے جائیں۔ شاید اس سے ہمارا جذبۂ عمل بیدار ہو اور ہم اس مبارک مہینہ کے حقوق کے ادا کرنے کی توفیق پا جائیں۔

حافظ ابن رجب حنبلیؒ

ماہ رمضان المبارک آگیا۔ قرب خداوندی کی مشک بیز ہوائیں چلنے لگیں۔ ہجراں نصیبوں کو مژدہ وصال ملنے لگا۔ گنہگاروں کو معافی کا آسرا ہوا۔ خواہشات نفسانی کے آتش کدے بجھنے لگے، نفس کی حکومت ختم ہو گئی۔

اب غفلت کی بستی دور ہو، تقویٰ کی شمعیں روشن ہوں۔ روزہ دار دلوں میں خشوع پیدا کرو، تہجد گزاروں رکوع اور سجدوں کا لطف حاصل کرو۔

اے بلند اشب بیداروں کے نزدیک نہ آنے والے گناہو، اب توبہ کرنے والوں کے راستہ سے ہٹ جاؤ، اب عارفین اپنی روحانی غذا پائیں گے اور جمال ذات کے مشتاق غیر پر نظر نہ ڈالیں گے۔ افسوس وہ شخص کس قدر محروم ہے جس نے اس مبارک مہینہ کو ضائع کر دیا کتنے روزہ دار ہیں جو صرف بھوکے پیاسے رہے۔ کتنے شب بیدار ہیں جو صرف جاگتے رہے بے شبہ جو روزہ جھوٹ سے محفوظ رکھا جائے اور جو تہجد بے حیائی سے نہ روکے وہ اللہ سے دوری کا باعث ہے۔

اے لوگو! تم میں روزے کے برکات کہاں ہیں شب بیداری کے انوار کہاں ہیں؟ تمہاری آنکھوں نے آنسو کب بہائے؟

اللہ کے بندو! یہ رمضان کا مہینہ ہے۔ اس میں قرآن اتارا گیا۔ آج وہی قرآن تمہارے درمیان پڑھا جاتا ہے یہ قرآن وہ ہے۔ اگر پہاڑ پر اترتا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتا مگر تمہارے دلوں میں ڈر نہیں ہوتا۔ آنکھیں آنسوؤں سے تر نہیں ہوتیں۔ تم اپنے روزوں کو ناجائز باتوں سے نہیں بچاتے۔ اگر ایسا کرتے تو روزہ کا فائدہ محسوس کرتے تم صحیح طریقہ سے شب بیداری نہیں کرتے۔ اگر ایسا کرتے تو قرآن بارگاہ خداوندی میں تمہارا سفارشی بنتا۔

افسوس! دل تقویٰ سے خالی ہیں کھنڈر کی طرح ویران اور برباد ہیں۔ گناہوں کی بدلیاں چھائی ہوئی ہیں قرآن پڑھا جاتا ہے۔ مگر ہمارے دل پتھر کی طرح سخت ہیں رمضان المبارک کا مقدس مہینہ بار بار آتا ہے مگر ہماری حالت نہیں بدلتی۔ جوانوں کو اپنی جوانی کی فرصتوں سے فرصت نہیں۔ بوڑھوں کو ضعیفی بھی ان کی تنبیہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ ہم لوگوں کو اللہ کے ان کے پاک نہ بندوں سے کیا نسبت؟ جنہوں نے خدا کی طرف بلانے والے کی آواز کو سنا اور اس پر لبیک کہا۔ قرآن مجید کی آیتیں ان کے سامنے پڑھی گئیں تو ان کے دل لرز گئے۔ جب انہوں نے روزہ رکھا تو ان کی زبان کان آنکھ سب نے روزہ رکھا۔

اللہ کے بندو! ماہ رمضان نصف گزر چکا ہے تم میں سے کتنوں نے حالات کا جائزہ لیا ہے۔ تم میں سے کس نے اس مہینہ کا حق ادا کیا ہے؟ لوگو اب بھی محنت کر ڈالو۔ مگر یہ نہ بھولنا کہ اللہ کے یہاں نیت دیکھی جاتی ہے۔ وہاں قبولیت کا معیار دل ہے۔ اصل کامیابی یہ ہے کہ تمہاری محنت اللہ کے یہاں قبول بھی ہو جائے۔

شب قدر آگئی۔ ہجراں نصیب یعقوب کو وصال یوسف کا مژدہ ملا ہے۔ اے شب قدر عابدوں کے حق میں رہنا۔ اے زبان آج خوب گویائی سے پورا کام لے اور خوب مانگ لے کہ آج نسیم سحر بندوں کے نالہائے درد و فراق کو لیکر خدا کے دربار میں حاضر ہوگی

اکابر جمعیۃ علماء اسلام کی

مدرسہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی کیلئے مخیر حضرات سے

پُرزور اپیل

مدرسہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی علماء حق، اولیاء کرام اور صوفیاء عظام کا علمی روحانی مرکز ہے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ اور چشتیہ صابریہ، قادریہ، راشدیہ کے اکابر بزرگان دین کی تشریف آوری جلسۂ ذکر اور بیعت و ارشاد کا سلسلہ بحمداللہ اسی مرکز (مدرسہ فرقانیہ) کے ذریعہ ہوتا رہتا ہے۔ علوم ظاہریہ کا پورا نصاب، مادر علمی دارالعلوم دیوبند و مظاہر علوم سہارنپور کی طرز پر پڑھایا جاتا ہے۔ علم قرأت و تجوید کا خاص انتظام ہے۔ ۲۵ قاری سند فراغت لیکر اس سال فارغ ہوئے۔

مدرسہ فرقانیہ مدنیہ میں شہری لڑکوں اور لڑکیوں کے علاوہ بیرونی ایسے مسافر طلباء جن کی تمام ضروریات کی کفالت مدرسہ کرتا ہے بھی بہت بڑی تعداد میں زیر تعلیم رہتی ہے

یہ مدرسہ گذشتہ تین سال سے مالی وسائل کم ہونے کی وجہ سے کافی مقروض ہے اور اس کی علمی ترقی بھی تمام شعبوں میں التوا کا باعث ہے۔ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب مہتمم مدرسہ فرقانیہ مدنیہ قومی اسمبلی کا ممبر منتخب ہونے کے بعد عوامی خدمت کے کاموں میں زیادہ مصروف رہنے لگے ہیں۔ ایسے حالات میں مخیر حضرات کو مدرسہ ہذا کی مالی سرپرستی کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ ہم تمام دوستوں اور مخیر حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس ماہ مبارک میں زکوٰۃ، صدقہ فطر و دیگر عطیات کے ذریعے دل کھول کر امداد فرمائیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔

محمد عبداللہ درخواستی (امیر مرکزی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام)

مفتی محمود عفا اللہ عنہ (وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد)

عبیداللہ انور (امیر انجمن خدام الدین و امیر جمعیۃ صوبہ پنجاب)

غلام غوث ہزاروی (ناظم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام)

ترسیل زر کا پتہ

مولانا عبدالحکیم صاحب ممبر قومی اسمبلی، مہتمم مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کرتارپورہ راولپنڈی۔ فون ۶۴۰۴۵

چک ۴۸ گ ب لشارت

امیر چودھری ظہور الحسن صاحب فاضل دیوبند
ناظم عمومی حافظ محمد صادق صاحب

تحصیل واشک ضلع خاران

امیر مولانا غلام النبی صاحب۔ نائب امیر مولانا غلام مصطفےٰ صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا گل محمد صاحب۔ ناظم قاری محمد حسین صاحب۔ سالار ملا مرید صاحب سیکرٹری ملاں غلام النبی صاحب۔ خزانچی سید محمد امین صاحب۔

تحصیل ماشکیل ضلع خاران

امیر حاجی محمد حسن۔ نائب امیر ملا عرض محمد۔ ناظم مولوی محمد ہاشم۔ نائب محمد زمان۔ خازن ملا محمد صاحب سیکرٹری مزار مراد بخش نائب۔ سالار ملا محمد عظیم۔

مفتی اعظم کو زندہ باد کرتے کرتے

اپنی جان خطرہ میں ڈال دی

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ناظم عمومی حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب کلاچوی کے جواں سال صاحبزادے حافظ محمد سلیم صاحب گذشتہ روز مفتی محمود صاحب کے کلاچوی پروگرام کے دوران بس کی چھت سے مفتی اعظم زندہ باد کہتے ہوئے آ گرے۔ حافظ صاحب کو شدید چوٹیں لگی ہیں۔ مگر ڈاکٹر صاحبان ان کی حالت خطرے سے باہر بتا رہے ہیں۔ جمعیۃ کے تمام اراکین سے بالعموم اور جمعیۃ علماء اسلام کے متعلقین سے بالخصوص درخواست ہے کہ وہ حافظ صاحب کے لئے دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا کرے اور انہیں علم و عمل کے ساتھ عمر خضر عطا کرے آمین

(احقر رحمت اللہ عفی عنہ کلاچوی)

سریوں کا تحفہ

سوات کا خالص شہد، کاغانی لوئیاں، سوالی لوئیاں چترالی چغے، پٹی اور خالص سلاجیت مناسب قیمتوں پر مل سکتی ہیں۔

(مولانا) محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد نئی انارکلی لاہور

لیہ میں مولانا ہزاروی مدظلہ کی آمد

۱۹ر نومبر ضلع مظفر گڑھ میں جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم این اے ایک جلسۂ عام سے خطاب فرمائیں گے

بقیہ ـــــ حالات و واقعات

کہ اسلام ایک فرسودہ اور بیکار مذہب ہے۔ بزنجو صاحب نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ:۔

"میرے بعض دوستوں نے میری توجہ قومی اخبارات میں شائع ہونے والے ایک بیان کی جانب مبذول کرائی ہے جو مجھ سے منسوب کیا گیا ہے۔ اس بیان کے مطابق میں نے لاہور کے ہوائی اڈے پر کہا تھا کہ اسلام ایک پرانا اور فرسودہ مذہب ہے گورنر نے کہا۔ یہ بیان بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ میں نے کسی مذہب کے بارے میں بھی ایسی بات نہیں کہی۔ چہ جائیکہ اسلام کے متعلق جو میرا اپنا مذہب ہے"۔ (حریت کراچی)

گورنر کے بیان پر اخبارات میں کافی لے دے کی گئی تھی۔ اب جبکہ ان کی وضاحت آچکی ہے، پروپیگنڈا بھی ختم ہو جانا چاہیئے۔

یہ بھی لندن پلان کا حصہ ہے

نیپ کے سربراہ خان عبدالولی خاں جب سے بغرض علاج باہر گئے ہیں۔ اس وقت سے ان کے متعلق مختلف خبریں گھڑی جا رہی ہیں۔ لندن پلان دفن ہوا تو اخبارات میں ایک اشتہار بعنوان "پنجاب پر ولی خاں کا اس قدر غصہ کیوں"؟ شائع کیا گیا، جسے نام نہاد تحریک اتحاد پاکستان لاہور نے شائع کرایا ہے۔

دراصل یہ اشتہار بھی اسی لندن پلان کا ایک حصہ ہے، جسے دفن کیا جا چکا ہے۔ خان عبدالولی خاں بار بار یہ کہہ چکے ہیں کہ پنجاب ہمارا بڑا بھائی ہے۔ ان کی اس وضاحت کے بعد اس قسم کے اشتہارات شائع کرنا صوبہ سرحد اور پنجاب کے عوام کو لڑانے کی ایک سازش ہے۔

مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم گھاس مارکیٹ حیدرآباد

سندھ میں گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد نور صاحب مدظلہ دورہ حدیث پڑھائینگے داخلہ ۱۰ر شوال سے شروع ہوگا۔

ناظم مدرسہ مفتاح العلوم حیدرآباد سندھ

مدرسہ مصباح العلوم کھیوڑہ کیلئے ضرورت ہے

کھیوڑہ ضلع جہلم میں مدرسہ مصباح العلوم کے لئے ایک تجربہ کار مستند یافتہ عالم دین کی ضرورت ہے جو درس نظامی میں عمدہ تجربہ اور اہلیت رکھتے ہوں۔ خواہشمند حضرات خط و کتابت کریں اور معاملہ طے کرلیں۔ شعبہ حفظ و ناظرہ میں داخلہ شروع ہو چکا ہے۔ طلباء کے قیام و طعام کا معقول انتظام ہے۔ پتہ ذیل پر رابطہ قائم کیا جائے۔

(مولانا محمد اکرم مہتمم مدرسہ مصباح العلوم کھیوڑہ ضلع جہلم)

طب و حکمت

حکیم ہاشم احمد عباسی (بی۔اے)

لثہ دامیہ

لثہ دامیہ سے مراد ہے مسوڑھوں سے ہر وقت خون بہتے رہنا۔ اس مرض کی پیدائش کا سبب مسوڑھوں کی قوت غاذیہ کا کمزور ہونا۔ جس کے نتیجے میں یہ ہوتا ہے کہ خون کا غذائی حصہ جو مسوڑھوں کی طرف آتا ہے وہ مسوڑھوں کا جزو نہیں بنتا مسوڑھے بسبب کمزوری کے تغذیہ حاصل نہیں کر پاتے۔ خون مسوڑھوں میں بھرا رہتا ہے اور پھوٹ کر باہر نکلتا رہتا ہے۔ اس کے علاج میں معدہ کو بھی شریک کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ بھی کسی حد تک اس مرض میں شریک ہوتا ہے۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرنے اور سکیڑ پیدا کرنے والے منجن استعمال کریں اس قسم کے اجزاء منجنوں میں شامل ہونے چاہئیں۔ جلی ہوئی مسور، جلی ہوئی نلی کی ہڈی۔ طباشیر۔ سماق مازو وغیرہ۔ مسوڑھوں پر سرکہ میں بجھائی ہوئی پھٹکڑی رگڑیں اس کی ترکیب یہ ہے کہ پھٹکڑی کو گرم کر کے سرکہ میں ڈال دیں۔ جب بخارات خارج ہو جائیں تو اس میں ہموزن نمک ملا کر استعمال کریں۔ یا پانی میں حل کر کے غرارے کریں۔ گیرو۔ سنگجراحت دم الاخوین لبدسوختہ باریک کر کے ۱، ۱ ماشہ صبح شام شربت انجبار کے ساتھ استعمال کریں۔ بعد غذاء فولاد کا کشتہ یا فولاد سونے چاندی والا مفرح مشکی کے ساتھ استعمال کریں۔ رات کو سوتے وقت ۱ ماشہ صدف مروارید کا کشتہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ منجن کے طور پر اکسیر یا سنجوزہ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ کھانے کے بعد دانتوں کو اچھی طرح نرمی سے صاف کر لیا کریں۔ پھٹکڑی اور نمک والے پانی سے دو تین بار کلیاں کرتے رہا کریں۔

خوشخبری

جمعیۃ علماء اسلام

تاریخ کے آئینے میں

پڑھیئے

الحمد للہ ۱۸۸۰ء حضرت شیخ الہند محمود حسنؒ سے لیکر ۱۹۷۲ء قائد اسلامی انقلاب مولانا مفتی محمود کے وزیر اعلیٰ بننے تک جمعیۃ علماء اسلام کی تاریخ چارٹ کی شکل میں شائع ہو چکی ہے تاکہ جمعیۃ کے احباب اپنی دکانوں، مکانوں، دفتروں میں چسپاں کریں۔ بہترین کتابت، رنگین چھپائی آرٹ پیپر۔ پرچم نبوی روضۂ رسولؐ اور بیل بوٹوں سے مزین قیمت ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

(مولانا) بشیر احمد شاد۔ ۵۰ اے چشتیاں ضلع بہاولنگر

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

رحیم یار خاں کے رسہ گیر کو گرفتار کیا جائے

مولانا غلام مصطفیٰ صاحب امیر جمعیۃ تحصیل صادق آباد
سید اسرار الحق شاہ صاحب جنرل سیکرٹری جمعیۃ صادق آباد
جناب منور حسین صاحب ضیا جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام چک ۱۶۶/P نے اپنے مشترکہ بیان میں مطالبہ کہ علاقہ بزمین کونسل ۲۶۴/P کے غریب عوام عموماً اور جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان خصوصاً پریشان ہیں کہ وہاں انہیں سیاسی انتقامی کاروائی کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ایک مشہور رسہ گیر قاسم لغاری نامی رات کو چوریاں کرا لیتا ہے۔ پھر (بھونگی) لے کر چوریاں واپس کرتا ہے۔ مقامی انتظامیہ کو بھی اس بات کا علم ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس رسہ گیر قاسم لغاری کو گرفتار کے عوام کے دیرینہ مطالبہ کو پورا کیا جائے

جمعیۃ ضلع رحیم یار خاں کا عظیم الشان جلسہ

گزشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام چوک سبزی منڈی میں جلسہ عام ہوا۔ جس میں مولانا بشیر احمد حامد نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مرکزی وزراء صوبہ سرحد حکومت کے خلاف پروپیگنڈا بند کریں۔ کیونکہ صوبہ سرحد میں اسلامی قوانین کے نفاذ کا عمل شروع ہو چکا ہے انہوں نے کہا کہ علماء کرام کے خلاف غلط پروپیگنڈا کیا گیا۔ سوشلسٹ کہا گیا، جبکہ علماء کا مؤقف یہ تھا کہ مسلمان کو کافر کہنا جرم ہے۔ یہی مؤقف اب بھی ہے لیکن جن لوگوں نے علماء کو بدنام کرنے کی ناکام کوشش کی۔ آج بھٹو صاحب کو سید لکھنے سے کتراتے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہی سلسلہ غلط پروپیگنڈا کا جاری رہا، تو پھر مرکز اور صوبوں میں کشیدگی پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

جمعیۃ ضلع رحیم یار خاں کے امیر مولانا غلام ربانی صاحب نے کہا کہ رحیم یار خاں کی پیپلز پارٹی بعض مسجدوں میں غلط مداخلت کر رہی ہے۔ انہیں مسجدوں کی مداخلت سے روکا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

جمعیۃ خان پور کے سالار میاں ریاض احمد دین پوری نے جمعیۃ کے ضلعی رہنماؤں مولانا قاری حماد اللہ شفیق سالار جمعیۃ گارڈ اور مولانا عبدالصبور خاں ڈاہر کی زبان بندی پر شدید احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ زبان بندی کے احکامات واپس لئے جائیں۔

مولانا محمد لقمان امیر شعبہ تبلیغ صوبہ پنجاب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک میں پریشانی کا حل اسلامی نظام میں مضمر ہے۔ اسلام کے بغیر کوئی مسئلہ حل نہیں ہوگا انہوں نے کہا کہ ہمیں برسر اقتدار طبقہ سے کوئی ذاتی عداوت نہیں بلکہ صدر صاحب آج اسلام کا قانون نافذ کر دیں تو ہم ان کی کوئی بات ماننے کے لئے پس و پیش نہیں کریں گے۔

جلسہ کی صدارت مولانا غلام ربانی صاحب، اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عطاء اللہ صاحب وارثی اور مولانا محمد اسمٰعیل نے ادا کیا۔

اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام بنایا جائے۔ دستور میں مسلمان کی تعریف شامل کی جائے۔ قاری حماد اللہ شفیق، مولانا عبدالصبور ڈاہر کی زبان بندی کے احکام واپس لئے جائیں۔ تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے۔ مولانا محمد لقمان علی پوری کے خلاف تمام مقدمات ختم کئے جائیں۔ صوبہ سرحد کی حکومت کے خلاف پروپیگنڈا بند کیا جائے۔ احترام رمضان کا آرڈیننس صوبہ سرحد کی طرح پنجاب میں بھی نافذ کیا جائے ایس، ایچ، او تھانہ صدر رحیم یار خاں کو معطل کیا جائے جو شریف لوگوں پگڑیاں اچھالتا اور گالیاں بکتا ہے۔

کاروائی اجلاس جمعیۃ شہر خان پور

بروز جمعۃ المبارک دفتر جمعیۃ میں زیر صدارت مولانا شفیق الرحمٰن صاحب ناظم جمعیۃ شہر خانپور منعقد ہوا حضرت مولانا مفتی غلام حیدر صاحب نے حالات حاضرہ پر تبصرہ فرماتے ہوئے مختصر خطاب فرمایا۔ اس کے بعد اتفاق رائے سے چند قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین میں مملکت پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام قرار دیا جائے۔

(۲) ختم نبوت پر یقین نہ رکھنے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے

(۳) صوبہ بلوچستان کی حکومت سے خصوصاً اور باقی صوبوں کی حکومتوں سے اجلاس ہذا مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ سرحد کی طرح شراب اور بقیہ منشیات پر پابندی لگائی جائے۔

(۵) صوبہ سرحد کی طرح احترام رمضان المبارک کا آرڈیننس پورے ملک میں نافذ کیا جائے۔

(۶) ہم صدر بھٹو سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں۔ سیاسی پارٹیوں کو قریب کریں اور نفرت کی فضا کو ختم کریں۔ اپنے وزراء کے طرز عمل کا جائزہ لیں جو صوبہ سرحد میں علماء کی داڑھیوں کی توہین کرتے ہیں اور قائدین کو گالیاں دیتے ہیں۔

(۷) سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے۔

(۸) جنگی قیدیوں کی واپسی کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے

(۹) وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد مولانا مفتی محمود صاحب کے حدود شرعیہ کے اجراء پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

احتشام الحق کیرانوی کا انتقاب

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے صدر اور درگاہ قادریہ رشیدیہ امروٹ شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا سید محمد شاہ امروٹی نے ایک بیان میں ان خیر خواہان پاکستان سے اپیل کی ہے جو ۲۵ سال تک پاکستان میں اسلامی حکومت، قانون قائم نہ کر سکے۔ اور اب سرحد کی اسلامی حکومت کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کر کے اپنی پرانی جہالت کا اظہار کر رہے ہیں۔ جناب شاہ صاحب نے کہا۔ مولانا احتشام الحق تھانوی یا قیوم خان ہو یا کوئی دوسرا لیگی ہو۔ یہ سب کے سب ملک، ملت کے جانی دشمن ہیں۔ یہ مرکز اور صوبائی حکومتوں کو لڑا کر باقیماندہ ملک کے ۸ ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں۔ مولوی احتشام الحق تھانوی کانگریسی پیشوا نظریہ پاکستان کے دشمن کہہ کر اب بھٹو صاحب کی گود میں بیٹھنا چاہتے ہیں تاکہ حسب سابق سرکاری وظائف حاصل کر سکیں اور سرکار کے خیر خواہ بنے رہیں۔ انہوں نے پاکستان کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ صوبائی حکومت سرحد بلوچستان کے خلاف کسی پروپیگنڈا پر کان نہ دھریں بلکہ سرحد حکومت کے عمل پر نظر رکھیں آیا وہ صحیح اسلامی خطوط پر کام کر رہی ہے یا نہیں۔

محلہ قاسم آباد کا اجلاس

جمعیۃ حلقہ محلہ قاسم آباد (ڈھوک کھبہ) راولپنڈی کا اجلاس زیر صدارت مولانا محمد ادریس ہوا۔ اجلاس کا آغاز حافظ عالم خاں ہزاروی کی تلاوت کلام پاک سے اس کے بعد محمد شریف چشتی اور صوفی عبدالرشید صاحب نے نعتیں پڑھیں۔ آصف رضا نے حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مفتی محمود صاحب کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا بند کیا جائے۔ صدر مجلس مولانا ادریس صاحب نے ایک حدیث پاک پڑھ کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تفسیر بیان کی

مفتی عبدالرحیم مرحوم کی اہلیہ وفات پاگئیں

جھنگ صدر ۹ اکتوبر۔ پانی پت کے مشہور عالم دین مفتی عبدالرحیم مرحوم کی اہلیہ آج بعد دوپہر وفات پاگئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ کو جھنگ کے قدیمی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحومہ عالم دین گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان کے پسماندگان میں قاری نور محمد۔ مولوی محمد فاروق اور محمد علی صاحبزادگان شامل ہیں۔ ادارہ ترجمان اسلام صاحبزادگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

پارلیمانی لیڈروں کے سمجھوتے کا متن آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

تشکیلات جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد سندھ

مہربانی فرما کر انتخاب کرتے وقت دستور جمعیۃ بھی پڑھ لیں

یوری کمپاؤنڈ حالی روڈ حیدر آباد سندھ

امیر جناب ڈاکٹر زمین گل صاحب۔ نائب امیر اول جمال شاہ صاحب (۲) یوسف صاحب (۳) حبیب اللہ خاں (۴) بشیر محمد صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا سید اشرف صاحب۔ ناظم حاجی عبدالجبار صاحب۔ ناظم دوم لعل داد خاں۔ ناظم نشریات مستری رحیم جلیل صاحب۔ سالار شفیق الرحمن صاحب۔ نائب سالار شمس الرحمن خزانچی حکیم محمد قاسم صاحب۔

حلقہ غریب آباد ملت اسلام کالونی
بیراج کالونی حیدر آباد

امیر جناب جان محمد ملت اسلام کالونی۔ نائب امیر اول جناب عبدالحیات۔ نائب امیر دوم محمد رمضان صاحب غریب آباد۔ ناظم اعلیٰ جناب حاجی محمد یعقوب صاحب ناظم اول محمد شفیق صاحب۔ ناظم دوم محمد جمیل صاحب غریب آباد۔ ناظم نشرو اشاعت محمد عرفان صاحب خزانچی محمد یونس۔ سالار عبدالحیات۔

حلقہ اسلامی چوک کھاتہ چوک نیو کلاتھ مارکیٹ

امیر حافظ اللہ نور صاحب۔ نائب امیر اول حافظ محمد سلیمان صاحب۔ ناظم اعلیٰ چاند خاں صاحب۔ ناظم اول حافظ عبدالرشید صاحب۔ ناظم دوم حافظ معین الدین خزانچی حاجی محمد ایوب صاحب۔ سالار عبدالرحیم صاحب۔

حلقہ مل ایریا ذیل پارک حیدر آباد

امیر مولوی نورالحق صاحب۔ نائب امیر اول حاجی فضل داد صاحب۔ نائب امیر دوم حافظ محمد مینا۔ ناظم اعلیٰ انوار السعید خاں۔ ناظم اول فضل ربانی صاحب ناظم دوم محمد ذکریا صاحب۔ خزانچی عبدالحق۔ ناظم نشریات مولانا ابراہیم صاحب۔ سالار داد و خاں صاحب۔

ذیل پاک پھاٹک گوٹھ نارہ جیلہ واپڈا

امیر حضرت مولانا پیر عبدالقدیم صاحب نقشبندی

نائب امیر اول	مولانا محمد ادریس صاحب
جنرل سیکرٹری	حضرت گل صاحب
خزانچی	عبدالحق صاحب
سالار	داد و خاں صاحب

لطیف آباد ۷، ۸ کا انتخابی اجلاس

مقامی جمعیۃ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس سے امیر شہر و ناظم انتخابات حضرت مولانا عبدالمتین صاحب نے خطاب فرمایا۔ آخر میں اس حلقہ کا مشترکہ انتخاب ہوا۔

امیر سراج الدین۔ نائب امیر اول حافظ نورالدین۔ نائب امیر دوم اسلم جان۔ ناظم اعلیٰ عبدالوکیل۔ ناظم اول وزیر شاہ۔ سالار عبدالمجید۔ خزانچی خورشید صاحب

سرفراز کالونی حیدر آباد شہر

امیر نجم الدین صاحب۔ نائب امیر لال محمد۔ ناظم اعلیٰ عبدالعزیز صاحب۔ ناظم عمر دین۔ خزانچی عبدالحمید سالار قمرالدین صاحب

تلک چارڑے حیدر آباد شہر

امیر حاجی عبدالستار صاحب۔ نائب امیر محمود علی ناظم اعلیٰ سید مظفر علی صاحب۔ ناظم عمرالدین۔ ناظم دوم نور محمد۔ ناظم نشریات محمد علی۔ خزانچی حاجی ولی محمد سالار محمد قمر صاحب۔

کہروڑ لعل عیسن

امیر خان غلام اکبر خان۔ ناظم اعلیٰ۔ میاں فیض محمد سیکرٹری حافظ محمد بخش صاحب۔ ناظم نشرو اشاعت مسٹر حبیب اللہ صاحب آزاد۔ خازن صوفی اللہ ڈیا یا

جمعیۃ الہ آباد نظام آباد کا انتخاب

سرپرست مولانا قاری محمد فاضل صاحب امیر چودھری محمد یوسف صاحب (سابقہ بی ڈی ممبر) نائب امیر جناب سید ابوالخیر شاہ صاحب۔ ناظم جناب محمد عاشق صاحب ناظم عمومی ڈاکٹر محمد نسیم صاحب۔ ناظم نشرو اشاعت محمد اعظم جاوید صاحب۔ نائب علامہ خورشید احمد خازن قاری عبدالرؤف صاحب۔ سالار محمد شفیع صاحب

احمد پور شرقیہ

امیر حاجی عبدالحمید صاحب قریشی۔ نائب امیر صوبیدار محمد شریف صاحب۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر بشیر احمد قریشی۔ ناظم جام غلام حیدر۔ خازن مرزا محمد عبداللہ بیگ سالار جمیل احمد صاحب

ڈیرہ نواب صاحب

امیر جناب لیفٹیننٹ محمد دین صاحب۔ نائب امیر جناب شیخ عبدالرحمن صاحب۔ نائب امیر ۲ خدا بخش ناظم اعلیٰ محمد رفیق صاحب۔ نائب ناظم حفیظ الرحمن صاحب خازن احمد حسن صاحب۔ سالار حافظ فرید احمد صاحب

موضع وڈھنور تحصیل احمد پور شرقیہ

امیر ملک الٰہی بخش صاحب نمبردار۔ نائب امیر ملک محمد رمضان صاحب۔ ناظم اعلیٰ حاجی سعید احمد صاحب۔ نائب ناظم ملک یار محمد صاحب۔ خازن مولانا خدا بخش صاحب۔ سالار فیض بخش صاحب

موضع اعلمی واہن تحصیل احمد پور

امیر حاجی جان محمد صاحب۔ نائب امیر صوفی عبدالرحمن صاحب۔ ناظم اعلیٰ حافظ اللہ ڈیوایا صاحب۔ نائب ناظم ـــــ سالار ملک کورا۔ خازن ملک نواب صاحب

موضع ٹبہ پور

امیر حافظ بشیر احمد صاحب۔ نائب امیر قاری عبدالعزیز صاحب۔ ناظم اعلیٰ ملک عظیم بخش صاحب۔ نائب ناظم ملک اللہ دتہ صاحب۔ سالار حافظ غلام قادر صاحب خازن عبدالغفور صاحب

موضع بہاولپور گھلواں

امیر جناب حافظ مولانا نور احمد صاحب۔ نائب امیر مولوی عبدالحی صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا عبدالعزیز صاحب نائب ناظم حکیم عبدالرشید صاحب۔ خازن منشی ولی محمد صاحب۔ سالار ملک خدا بخش صاحب۔ نائب سالار صوفی غلام قادر صاحب۔

کوٹلہ باقر شاہ

امیر حاجی احمد صاحب گھلو۔ نائب امیر منشی محمد بخش ناظم اعلیٰ حافظ غلام رسول صاحب۔ نائب ناظم حافظ حضور احمد۔ خازن محمد رفیق۔ سالار عبدالقادر

موضع بدھو والی

امیر مولانا نور احمد صاحب۔ نائب امیر ناظم اعلیٰ منشی عبدالرحمن صاحب۔ نائب ناظم سالار غلام حسین صاحب خازن مولوی غلام قادر صاحب

موضع چھانگرہ

امیر مولانا نذیر احمد۔ نائب امیر ملک عبدالرحمن ناظم اعلیٰ مولانا جندو ڈا۔ نائب ناظم اللہ دتہ یا صاحب خازن محمد عبدالرشید۔ سالار غلام رسول

موضع واہی جوگیاں

امیر حافظ اللہ بچایا۔ نائب امیر ملک غلام رسول صاحب۔ ناظم اعلیٰ حافظ اللہ جوایا صاحب۔ ناظم حافظ محمد رمضان سالار حافظ خدا بخش۔ نائب سالار ملک محمد رمضان

موضع کنڈی پہرار

امیر مولانا عبدالرحمٰن صاحب۔ نائب امیر ملک غلام رسول صاحب نمبردار۔ نائب امیر ۲ حافظ عبدالرشید صاحب ناظم اعلیٰ مولانا جان محمد صاحب۔ ناظم ۱ منظور احمد ناظم ۲ رفیق احمد۔ سالار منشی عبدالواحد۔ حافظ عبدالحکیم خان۔ خازن چودھری سلیم بہزاد

موضع کوٹلہ موسیٰ خاں

امیر مولانا ثناءاللہ صاحب۔ نائب امیر حافظ قادر بخش صاحب۔ ناظم اعلیٰ ملک عبداللہ صاحب ناظم ملک غلام محمد صاحب۔ خازن حافظ رحیم بخش صاحب سالار ملک محمد حسن صاحب

موضع تھانہ اوچ شریف

امیر حاجی محمد صدیق صاحب۔ نائب صدر حافظ غلام رسول صاحب۔ ناظم اعلیٰ عبدالواحد صاحب۔ ناظم حافظ امان اللہ صاحب۔ خازن شیخ نور احمد صاحب سالار مولانا عبدالحق صاحب۔

موضع ہتھمیل

امیر ڈاکٹر رحیم بخش صاحب۔ نائب امیر حافظ عبدالکریم صاحب۔ ناظم اعلیٰ سید اللہ بخش صاحب ناظم عبدالسبحان صاحب۔ خازن میاں اللہ بخش صاحب سالار بشیر احمد صاحب۔

موضع اسماعیل پور

امیر حاجی عبدالغفور صاحب۔ ناظم اعلیٰ ملک محمد اکرم صاحب۔ خازن مولانا امان اللہ صاحب۔ سالار مولانا غلام مصطفےٰ صاحب

موضع پلاہمشیرہ

امیر حاجی خان محمد صاحب۔ نائب امیر اللہ وسایا صاحب۔ ناظم اعلیٰ عبدالرزاق صاحب۔ نائب ناظم، حافظ عبدالحمید صاحب۔ خازن عبدالخالق صاحب۔

موضع کوٹلہ شیخاں

امیر مولانا عبدالکریم بخش صاحب۔ نائب امیر عبدالخالق ارشد۔ ناظم اعلیٰ حاجی کریم بخش صاحب۔ نائب ناظم حاجی اللہ وسایا صاحب۔ خازن حاجی الدوستہ صاحب سالار غلام محمد صاحب۔

موضع مکھواڑہ

امیر مولانا منظور احمد صاحب۔ نائب صدر ملک محمد حسین صاحب۔ ناظم اعلیٰ ملک محمد نواز صاحب۔ نائب ناظم فیض بخش صاحب۔ خازن سالار محمد شفیع صاحب۔

موضع پنی چانگ

امیر مولانا محمد الدین صاحب۔ نائب امیر حاجی پیر دتہ صاحب۔ ناظم اعلیٰ محمد عثمان صاحب۔ خازن عمر وڈائچ صاحب سالار حافظ غلام فرید صاحب

موضع نخلور

امیر مولانا عبدالوحید صاحب۔ نائب امیر صوفی جنید وڈائچ ناظم اعلیٰ منشی غلام محمد عباسی۔ نائب ناظم منظور احمد صاحب سالار حاجی گل محمد صاحب۔ خازن ملک محمد نواز نمبردار

احمد پور شہر

امیر قاضی عبدالستار صاحب۔ نائب امیر ملک اللہ وسایا صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا محمد قاسم صاحب۔ نائب ناظم محمد اعظم صاحب۔ سالار چودھری طفیل محمد صاحب۔ خازن بخت علی صاحب

علاقہ دربند ہری پور ہزار حلقہ مداخیل

ڈوگا

سرپرست میاں جان محمد۔ امیر نور حال۔ نائب امیر ۱ عبداللہ جان۔ نائب امیر ۲ علی اکبر خاں۔ ناظم اعلیٰ محمد جان ناظم خان زمان۔ ناظم نشرواشاعت سید رحمان خازن عزیز خاں۔

کلسونہ

سرپرست مولانا عبدالواحد۔ امیر یاقوت خاں۔ نائب امیر ۱ عبدالخالق۔ نائب امیر ۲ عبدالمالک۔ ناظم اعلیٰ محمد باز خاں۔ ناظم علی فت شاہ۔ ناظم نشرواشاعت مبارک شاہ۔ خزانچی مسعود خاں۔

میرہ

سرپرست کرم خاں۔ امیر گجر خان۔ نائب امیر فتح خاں نائب امیر ۲ عبدالوہاب۔ ناظم اعلیٰ عیسیٰ خاں۔ ناظم علی اصغر خاں۔ ناظم نشرواشاعت اکبر خاں۔ خزانچی دوست محمد۔

چونہ

سرپرست مولانا عبدالرشید۔ امیر مولانا عبدالقادر نائب امیر ۱ کرم بادشاہ۔ نائب امیر ۲ رحمت خاں۔ ناظم اعلیٰ حضرت غلام۔ ناظم اباب خاں۔ ناظم نشرواشاعت علی زمان۔ خزانچی یامین خاں۔

گوندل

سرپرست یوسف شاہ۔ امیر محمد رازق خاں۔ نائب امیر سید غازی خاں۔ نائب امیر ۲ مرحوم ثوبت شاہ خاں ناظم اعلیٰ محمد رفیق۔ ناظم نشرواشاعت شیر بہادر خاں خزانچی عبداللہ جان

بانجلو

سرپرست سید اصغر۔ امیر عبدالرؤف۔ نائب امیر غلام رحیم۔ نائب امیر ۲ باشیئے۔ ناظم اعلیٰ میاں رسول، ناظم اعتبار گل۔ ناظم نشرواشاعت امیر زادہ۔ خزانچی پوتین

دولو

سرپرست حوالدار۔ امیر دوست محمد۔ نائب امیر جمعہ گل۔ نائب امیر ۲ سید غلام۔ ناظم اعلیٰ فضل گل۔ ناظم علیم گل۔ ناظم نشرواشاعت سید رحیم خزانچی محمد امین

ٹھٹھے

سرپرست مولانا عبدالحکیم۔ امیر مولانا رحمت اللہ۔ نائب امیر محمد خاں۔ نائب امیر ۲ شاہ محمد۔ ناظم اعلیٰ فرمان شاہ ناظم میر ولی خاں۔ ناظم نشرواشاعت۔ غلام خاں۔ خازن رحیم داد

بلدّ

سرپرست علی اکبر خاں۔ امیر عبدالخالق۔ نائب امیر سمندر شاہ۔ نائب امیر ۲ خبیب خان۔ ناظم اعلیٰ اسلم خاں ناظم زیارت گل۔ ناظم نشرواشاعت۔ شاہ مست خاں۔ خزانچی غلام خاں

چمہ گا

سرپرست قلندر۔ امیر عزیز الرحمٰن۔ نائب امیر شیر گل۔ نائب امیر ۲ جمعہ۔ ناظم اعلیٰ عمر۔ ناظم بردخاں ناظم نشرواشاعت غلام جان۔ خزانچی گلابر۔

چڑا کوٹ

سرپرست مولانا محمد رسول۔ امیر واحد رسول۔ نائب امیر ۱ شیر علی خاں۔ نائب امیر ۲ حضرت جان۔ ناظم اعلیٰ طائی خاں۔ ناظم حبیب اللہ خاں۔ ناظم نشرواشاعت خواص۔ خزانچی زرداد خاں۔

تحصیل سمندری ضلع لائلپور

بنگلہ کھدروالا

امیر پٹواری چودھری بشیر احمد خاں۔ ناظم عمومی مستری سردار محمد صاحب۔

چک نمبر ۴۸ گ ب

امیر مولانا مہربان خاں صاحب۔ ناظم عمومی حاجی محمد یعقوب صاحب۔

چک ۴۸۶ گ ب

امیر رانا محمد اسلم صاحب۔ ناظم عمومی صوفی محمد شفیع

چک ۴۷۵ گ ب

امیر حافظ علی محمد صاحب

ناظم عمومی چوہدری فضل الٰہی صاحب

صفحۂ طلباء کا

حافظ آباد کا جلسۂ عام

حافظ آباد میں ۲۹ ستمبر کو جمعیۃ طلباء اسلام کے زیر اہتمام کمیٹی باغ میں جلسہ عام منعقد ہوا جس میں مولانا زاہد الراشدی ناظم جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن نے خطاب کیا۔

انہوں نے اپنی صدارتی تقریر میں اسلامی نظام تعلیم اور اسلامی قانون کو رائج کرنے پر زور دیا۔ اور علماء حق کی خدمت ملی کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ سید احمد شہید بریلوی اور شاہ اسمٰعیل شہید نے بالاکوٹ کی وادیوں میں حق کا پرچم بلند کیا تھا۔ جمعیۃ آج اسی پرچم کو تھام کر میدان عمل میں اتر آئی ہے اور سرحد ہی کو شوں سے اسلامی نظام کے احیاء کا قیام عمل میں آیا ہے۔ وہ دن دور نہیں، جب جمعیۃ کی کوششیں رنگ لائینگی اور دوسرے صوبے بھی اس پر عمل پیرا ہو کر پاکستان کو ایک اسلامی مملکت بنا دیں گے۔

جناب محمد اسلوب صاحب قریشی (چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام) نے اسلامی نظام تعلیم کے حق میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح چین اور روس جیسے سوشلسٹ ممالک میں مغربی تعلیم دینے کے بعد یہ توقع رکھنا کہ یہ نظام سوشلسٹ نوجوان پیدا کرے گا، انتہائی احمقانہ بات ہے۔ اسی طرح اگر ہم پاکستان میں لارڈ میکالے کے تجویز کردہ نظام تعلیم کو جاری رکھنے کے باوجود یہ توقع کریں کہ یہ نظام ہمیں جذبۂ اسلامی و ملی سے سرشار کریگا تو یہ انتہائی درجہ کی بیوقوفی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ہم دینیات کے نصاب کو ہرگز علیحدہ نہیں ہونے دینگے۔ اور انشاء اللہ علماء حق کی آواز پر لبیک کہیں گے۔ نصاب کے علیحدہ ہونے سے ملک کا شیرازہ بکھر جانے کا خطرہ ہے۔ جمعیۃ طلباء اپنی تنظیم کو مضبوط کرے۔

جناب ابراہیم پراچہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انتخابی مہم کے دوران حکمران پارٹی نے روٹی کپڑے اور مکان کا وعدہ کر کے اور ایک امریکہ نواز جماعت اسلامی نے اسلام کے نام پر ووٹ مانگا تھا۔ لیکن انتخاب کے بعد تمام وعدوں سے پھر گئے۔ صرف ایک جماعت جمعیۃ علماء اسلام ہی مخلص جماعت ہے۔ جس نے قرآنی نظام کے وعدے پر عمل کر کے دکھا دیا اور سرحد کے فرد فرد ویش مفتی محمود صاحب نے تمام صوبے میں بتدریج اسلام کو نافذ کر کے یہ ثابت کر دیا کہ جن لوگوں کو سوشلسٹ اور کانگرسی وغدار علماء کے نام سے پکارا جاتا تھا، وہ اپنے قول و فعل میں مدینے والی سرکار سے کتنا تعلق رکھتے ہے۔ اور سرحد میں محمدی نظام کا عملی نمونہ پیش کیا لیکن روٹی، کپڑے مکان دینے والے عوام کے مصائب میں روز بروز اضافہ کر رہے ہیں۔

پراچہ صاحب نے سرحد کی حکومت کو بدنام کرنے والے عناصر کی شدید مذمت کی اور کہا کہ حکومت نے لندن چلان کا شوشہ چھوڑ کر اتحادی جماعت جمعیۃ کو بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ حالانکہ بھٹو صاحب نے نیپ کے صدر ولی خاں کے ساتھ اول اتحاد کیا، پھر مجوزہ پابندیاں ان سے ہٹا کر ولی خاں کو محب وطن قرار دیا۔

اسی طرح بھٹو صاحب نے محض کرسی صدارت کیلئے لاڑکانہ میں یحییٰ کے ساتھ ساز باز کی اور لاکھوں بنگالی مسلمانوں کے خون سے اپنے دامن کو داغدار کیا۔ ایک اکثریتی جماعت کے وزیر اعظم شیخ مجیب الرحمٰن کو ملک سے علیحدہ کرنے پر مجبور کیا۔

جناب رانا محمد اشفاق صاحب صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب نے کہا کہ ہم نے پاکستان کو کلمہ طیبہ کی بدولت حاصل کیا۔ اور یہ وعدہ کیا تھا کہ اس ملک کو ہم جنت کا ٹکڑا بنائیں گے۔ اسلام نافذ کریں گے ناموس رسولؐ اور ناموس صحابہؓ کا تحفظ کریں گے۔ لیکن پاکستان بننے کے بعد ان چیزوں پر عمل نہ کیا گیا تو آج ہم نے ملک کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ اور زور دیا کہ اسلام کو نافذ کیا جائے

قرار دادیں

بعد میں دو قراردادیں پاس کی گئیں۔ جس میں آئین میں مسلمان کی تعریف اور اسلامی نظام تعلیم اسلامی قانون کو رائج کرنے پر زور دیا۔

دوسری قرارداد میں اہل تشیع کی ناپاک حرکت کی مذمت کی گئی اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ ناموس رسولؐ اور ناموس صحابہؓ کے خلاف ہر اقدام کو سختی سے بند کیا جائے۔ ورنہ جمعیۃ طلباء اسلام ان عناصر سے نپٹ لے گی۔

جمعیۃ طلباء اسلام اوکاڑہ کا انتخاب

صدر	سرفراز احمد	سیکنڈ ایئر
نائب صدر	حفظ الرحمٰن	فرسٹ ایئر
جنرل سیکرٹری	افتخار احمد شاہد	تھرڈ ایئر
جوائنٹ سیکرٹری	ضیاء الرحمٰن	
خازن	محمد حسین	
ناظم نشر و اشاعت	خوشی محمد	

انتخاب کے بعد درج ذیل قرارداد بھی پاس ہوئی جس میں حکومت کے اس اقدام کی پرزور مذمت کی گئی کہ شیعہ سنی طلباء کے لئے دینیات کا نصاب الگ الگ ترتیب دیا جائیگا اگر ایسا ہی ہے تو ملازمتوں میں بھی آبادی کے تناسب کا لحاظ رکھا جائے

اعلان

جمعۃ المبارک کو دفتر جمعیۃ اوکاڑہ میں درس قرآن ہوا کریگا

جمعیۃ طلباء اسلام کی مرکزی کمیٹی قائم کر دی گئی

رپورٹ: (قاضی محمد اشرف)

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے چیف آرگنائزر محترم محمد اسلوب صاحب قریشی نے کل پاکستان جمعیۃ طلباء اسلام کی مرکزی کمیٹی کا اعلان کر دیا۔ اراکین کے نام درج ذیل ہیں:۔

(۱) محمد عارف اسسٹنٹ چیف آرگنائزر

(۲) جاوید ابراہیم پراچہ صدر جامعہ اسلامیہ بہاولپور آرگنائزنگ سیکرٹری

(۳) سید مطلوب علی زیدی لاہور مرکزی خازن

(۴) شوکت علی خاں صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد

(۵) ڈاکٹر ہمایوں خیبر میڈیکل کالج پشاور جنرل سیکرٹری صوبہ سرحد (رکن)

(۶) رانا اشفاق احمد جنرل سیکرٹری سٹوڈنٹس یونین زرعی یونیورسٹی لائلپور صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب

(۷) عبدالمتین چودھری صدر گورنمنٹ کالج ساہیوال و جنرل سیکرٹری صوبہ پنجاب

(۸) بحراللہ ہزاروی کراچی یونیورسٹی جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ

(۹) محمد اقبال شیخ لیاقت میڈیکل کالج جام شورو ناظم نشر و اشاعت صوبہ سندھ

(۱۰) عبدالحی گورنمنٹ کالج سبی آرگنائزر صوبہ بلوچستان

(۱۱) عبدالرحیم تجوید القرآن کوئٹہ

عبدالمتین چوہدری کے اعزاز میں افطار پارٹی

دفتر جمعیۃ میں صدر گورنمنٹ کالج ساہیوال اور جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے جنرل سیکرٹری عبدالمتین چوہدری کے اعزاز میں مقامی تنظیم نے افطار پارٹی دی جس میں مولانا سلیمان صاحب طارق نے خطاب کیا اور چوہدری صاحب نے طلباء پر زور دیا کہ جمعیۃ طلباء اسلام کے ساتھ مل کر ملک میں اسلامی نظام کے لئے کوشاں رہیں۔ اور کسی قسم کی رکاوٹ کو خاطر میں نہ لائیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کا کنونشن

جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کا کنونشن ۱۶ اور ۱۷ دسمبر ۱۹۷۲ء کو صبح نو بجے صدر دفتر لاہور میں ہوگا۔

(عبدالمتین چوہدری)

تصحیح

گذشتہ شمارہ میں جمعیۃ طلباء اسلام کی مرکزی کمیٹی کے قیام کا اعلان کیا گیا تھا، لیکن اس میں سید مطلوب علی زیدی مرکزی خازن کا نام درج ہونے سے سہواً رہ گیا۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔

اسلام اور تعمیرِ اخلاق

از
احمد علی آفریدی
ڈیرہ اسماعیل خان

اس میں شک نہیں کہ دنیا کے تمام مذاہب کی بنیاد اخلاق پر ہے۔ اس عرصۂ ہستی میں جتنے مصلح اور پیغمبر آئے سب کی یہی تعلیم رہی کہ سچ بولنا اچھا اور جھوٹ بولنا بُرا ہے۔ انصاف بھلائی اور ظلم بُرائی ہے۔ خیرات نیکی اور چوری بُری ہے لیکن اسلام اخلاقی تعلیم میں سب مذاہب میں سبقت لے گیا۔ دیگر انبیاء اور مصلحین کے مقابلہ میں تعمیرِ اخلاق کے شعبہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تکمیلی حیثیت رکھتی ہے۔ چنانچہ خود آپ کا ارشاد ہے۔

اِنما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ..... الخ

یعنی میں تو اس ہی لئے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاق حسنہ کی تکمیل کروں۔

اخلاق خلق کی جمع ہے ..... علوم میں خلق سے مراد ایسا ملکہ ہے جس کی بدولت نفس انسانی سے افعال کا صدور بغیر کسی تکلیف اور وقت کے بآسانی اور باسہولت ہوتا ہے

حضرۃ امام غزالیؒ کا فرمان

امام غزالیؒ اپنی شہرۂ آفاق کتاب احیاء علوم الدین میں تحریر فرماتے ہیں کہ خلق نفس کی اس ہیئت راسخہ کا نام ہے۔ جس سے تمام افعال صادر ہوں اگر یہ افعال عقلاً اور شرعاً عمدہ اور قابلِ تعریف ہوں تو اس ہیئت کو خلق کہتے ہیں۔ پھر امام غزالیؒ کہتے ہیں کہ اچھے اور بُرے کام کرنا یا ان پر قدرت رکھنا یا ان میں تمیز کرنا خلق نہیں کہلاتا۔ بلکہ خلق اس ہیئت کا نام ہے۔ جس کی وجہ سے نفس کسی کام کو کرے یا اس سے باز رہنے کے لئے اپنے کو آمادہ پاتا ہے۔ گویا ثابت ہوا کہ نفس کی ہیئت باطنی کا نام ہی خلق ہے۔

محدّث دہلویؒ کا قول

حجۃ اسلام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ خلق انسان کی اس ہیئت کا نام ہے جو اس کے نفس کی طبیعت کے مختلف اوصاف و حالات کو جدوجہد کے اپنی طرف راجع کرے۔ لیکن اس سے غیر شعوری افعال مراد نہیں اور نہ ہی اس سے جبلت مراد ہے۔ جس میں تغیر و تبدل کا کوئی امکان نہیں۔

عقائد اور عبادات کے بعد اسلام میں اخلاق کا درجہ ہے۔ اور اسلام میں اس اخلاق سے مراد باہم بندوں کے حقوق و فرائض کے وہ تعلقات ہیں۔ جن کو بحسن و خوبی ادا کرنا ہر انسان کے لئے ضروری ہے۔

اخلاق کا تعلق آدمی کے ذاتی کردار کی بلندی اور اعلیٰ کی عمدگی سے ہے اگر بغور مطالعہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ کائنات کی تمام تر خوشحالی اور سکون۔ اطمینان اور امن و امان اسی اخلاق حسنہ کی بدولت ہے۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ ادیان عالم کی بنیاد ہی تعمیر اخلاق پر ہے۔ تو یہ بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ جس قدر پیغمبر اور مصلح اس کائنات کے لئے مبعوث ہوئے۔ سب کی تعلیم کا اصل مقصد یہی تھا۔ کہ وہ عالم انسانی کے اخلاق کی تعمیر کریں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی مقصد وحید لیکر اس دنیا میں تشریف لائے۔ اور اس بات کی تصدیق آپ نے خود اپنی زبان مبارک سے کی۔ اور ارشاد فرمایا:

بعثت لاتمم حسن الاخلاق۔ الخ

یعنی میں حسن اخلاق کی تکمیل لئے بھیجا گیا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تکمیل اخلاق کے لئے ہوئی تھی۔ چونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **وانک لعلیٰ خلق عظیم**۔ آپؐ نے اپنی بعثت کے فوراً بعد ہی تعلیم اخلاق کے فریضہ کو انجام دینا شروع کر دیا۔ آپؐ ابھی مکہ ہی میں تھے کہ ابن زرعہؓ نے اپنے بھائی کو آپؐ کی تکمیل تعلیم کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے بھیجا۔ چونکہ انہوں نے کہا "**رایتہ یامر بمکارم الاخلاق**" یعنی میں نے اس کو دیکھا کہ وہ لوگوں کو اخلاق حسنہ کی تعلیم دیتا ہے"۔ (صحیح مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق حسنہ کی تعلیم کا بڑا واضح طریق اختیار کیا اور اس کی ہر طرح سے وضاحت فرمادی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اخلاقی تعلیمات کو احاطہ کیا۔ برائیوں اور اچھائیوں کے تمام جذبات کی وضاحت کر دی۔ تمام ادیانِ عالم اخلاق حسنہ کی تعلیم دیتے ہیں۔ مگر اسلام اخلاق حسنہ کی تکمیل کرتا ہے جہاں دیگر مذاہب نے صرف تعلیم دی۔ وہاں اسلام نے اس کا عملی نمونہ پیش کیا اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و برکات کو انسانوں کے لئے عمدہ نمونے قرار دیا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ** یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔

اخلاق کی چار قسمیں

علامہ ابن القیم لکھتے ہیں کہ شریعت اسلامی نے چار قسم کے فضائل اخلاق کی تعلیم دی ہے۔ (۱) ایجابی۔ مثلاً عزم و استقلال، اقدام و شجاعت جن کے ذریعہ انسان اپنی مملوکہ چیزوں کی حفاظت کرتا ہے۔

(۲) اجتماعی:۔ مثلاً دیانت۔ امانت جن کی انسان کو تمام معلومات معاملات میں ضرورت پڑتی ہے۔

(۳) انفرادی:۔ مثلاً قناعت۔ ایک ایسی صفت ہے۔ جو صرف ایک شخص کی ذات کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ اسلام نے اجتماعی اخلاق کو انفرادی پر ترجیح دی ہے۔

(۴) سلبی:۔ مثلاً زہد و اتقاء جو انسان کو معمولی حالت پر راضی رکھتا ہو۔

اسی طرح ہم اخلاق کو مختصر اقسام میں اس طرح محدود کر کے قابلِ فہم بنا سکتے ہیں کہ اخلاق کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے۔ اور جن کا ذکر بار بار قرآن کریم میں آیا ہے۔ اور جن سے اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ وہ فضائل اور اخلاق میں شامل ہیں۔ اور اس کے برعکس جو ناراضگی خداوندی کا باعث بنیں وہ رذائلِ اخلاق میں شمار ہوں گے۔

اسلام میں اخلاق کی خوبی اس کے علم و فلسفہ میں نہیں بلکہ اس کے عمل میں پنہاں ہے۔ اس لئے اسلام میں علم بلا عمل کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ کہ وہ سمجھ کر ادا کیا جائے کہ یہ خدا کے احکام ہیں۔ چنانچہ اسلام میں اخلاق کی قدر و قیمت اس وجہ سے اور بھی زیادہ ہے۔

پس معلوم ہوا کہ اسلام اخلاق سے پھیلا نہ کہ تلوار سے۔

جواہرات سے زیادہ قیمتی
لطفِ کورس
خواہ کسی بھی طریقہ سے جو ہر حیات جیسا قیمتی مادہ ضائع ہو رہا ہو یا ہو گیا ہو، پھر زرد سرمیں چکر، تنہائی پسند، ذہنی پریشانی دل و دماغ معدہ و شانہ کی کمزوری مایوسی و شرمندگی، پیشاب کی جملہ خرابیوں کو دور کر کے عضلات (مسلز) کی غذا بنتی ہے۔ ایک طرح کا انسانی سیمنٹ ہے، قیمت مکمل کورس دس روپے، اوقات صبح ۸ تا ۲ شام ۶ تا ۹، اتوار شام ناغہ نوٹ: جعلی خود ساختہ قسم کے معالجوں اور یوم ایام کے چکر سے بچیں مردانہ کمزوری کے اصحاب بھی تشریف لائیں
ماہر طب حکیم عبداللطیف خان صاحب سند یافتہ دہلی ۔ ۶۰ جیمبرلین روڈ گوالمنڈی رجسٹرڈ لاہور
ایسنکلو یونانی دواخانہ